کتاب میں آئی ہیں سب کو حفظ سُننا چاہیے۔ (۶) جب نماز بچے سے پڑھوائی جائے تو
اُس سے کہا جائے کہ تھوڑے دنوں تک سب چیزیں اور دعائیں پکار کر پڑھے اور اُسکا مُنہ
بیٹھکر سنا کرے جب نماز خوب یاد ہو جاوے تو پھر قاعدے کے موافق ہمیشہ پڑھتا رہے (۷) اگر پڑھانے
والا مرد ہو اور پڑھنے والی لڑکی ہو تو شرم کی باتیں اپنی بی بی کے ذریعہ سے سمجھوا دے اور
جو کوئی مسئلہ بچی کی سمجھ سے زیادہ ہو ایسا مسئلہ چھوڑ دے اور کسی رنگ یا پنسل سے نشان بنا دے
اور بعد میں حسب موقع ایسے مسئلوں کو پھر سمجھا دے (۸) چوتھے پانچویں حصے میں ذرا باریک
باتیں ہیں اگر بچے کی سمجھ میں نہ آویں تو چھٹا۔ یا ساتواں۔ یا آٹھواں حصہ وغیرہ پہلے پڑھا
دیں اور انمیں سے جسکو مناسب سمجھیں اُسکو مقدم کریں (۹) پڑھنے والے کو تاکید کریں کہ
سبق کا خوب مطالعہ دیکھ لیا کرے اور طبیعت کی زور سے جسقدر مطلب نکل سکے نکالا کرے اور سبق
پڑھکر کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی کہا کرے اس سے دوسروں کو سمجھانیکی
طاقت آجاتی ہے پچھلے پڑھے ہوئے کو بھی کبھی کبھی پڑھ سُن لیا کریں تاکہ یاد رہے اور
اسکے علاوہ پڑھنے والے کو تاکید کریں کہ کچھ آموختہ مقرر کر کے روزمرہ پڑھا کرے۔ اگر کئی
لڑکیاں یا لڑکے ہم سبق ہوں تو انسے کہا جائے کہ آپس میں پوچھ پاچھ لیا کریں (۱۰)
کتاب کی جو جو باتیں پڑھائے جائیں جب پڑھنے والے کو خلاف کرتے دیکھیں تو اُسکو
فوراً ٹوک دیں اور منع کریں۔ اسیطرح جب کوئی دوسرا آدمی کوئی خلاف کام کرے اور نقصان
اُٹھاوے تو پڑھنے والوں کو جتانا چاہیے کہ دیکھو فلاں نے کتاب کے خلاف کام کیا اور نقصان ہوا
اسطرح اچھی باتوں کی بھلائی اور بُری باتوں کی بُرائی بخوبی دل میں بیٹھ جاویگی (۱۱) پہلے۔ دوسرے
تیسرے۔ پانچویں۔ نویں حصے کے تتمے بھی لکھے گئے ہیں اور اُن سے تمتوں کے مجموعہ کا
نام بہشتی گوہر ہے انمیں اس طرح سے کریں کہ ان حصوں کی ختم ہونیکے بعد ہر ایک حصے کا تتمہ
پڑھ لیا کریں اس مرتبہ نویں حصے کا تتمہ خود اسی حصے کے اخیر میں چھاپ دیا گیا ہے تاکہ یہ نواں
حصہ طب کا ایک جامع اور مستقل رسالہ بنجائے اور لوگوں کو دوسرے نسخوں وغیرہ کی متعلق سہولت ہو جاوے

بہشتی زیور کا پہلا حصّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِہٖ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۔ وَقَالَ تَعَالٰی وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ صَفْوَۃِ الْاَنْبِیَآءِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ خِطَابِہٖ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ ۔ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْمُتَأَدِّبِیْنَ وَالْمُؤَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ

امابعد حقیر ناچیز اشرف علی تھانوی حنفی مظہر مدعا ہے کہ ایک مدت سے ہندوستانی عورتون کے دین کی تباہی دیکھہ کر قلب دُکھا کرتا تھا اور اُسکے علاج کی فکر مین رہتا تھا اور زیادہ وجہ فکر کی یہ تھی کہ یہ تباہی صرف اُنکے دین تک محدود نہین تھی بلکہ دین سے گذر کر اُنکی دنیا تک پہونچ گئی تھی اور اُنکی ذات سے گذر کر اُنکے بچون بلکہ بہت سے آثار کے اعتبار سے اُنکے شوہرون تک اثر کر گئی تھی اور جس رفتار سے یہ تباہی بڑھتی جاتی تھی اُسکے اندازہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر چندے اور اصلاح نہ کیجائے تو شاید یہ مرض قریب قریب لا علاج کے ہوجائے اسلئے علاج کی فکر زیادہ ہوئی اور سبب اس تباہی کا بالقاے الٰہی اور تجربہ اور دلائل اور خود علم ضروری سے محقق ہو ثابت ہوا کہ عورتون کا علوم دینیہ سی ناواقف ہونا ہی جس سے انکے عقائد انکے اعمال انکے معاملات انکے اخلاق انکا طرز معاشرت سب برباد ہی بلکہ ایمان تک بچنا مشکل ہے کیونکہ بعضے اقوال و افعال کفریہ تک اُنسے سرزد ہوجاتی ہین اور چونکہ بچے انکی گود مین

ملتے ہین زبان کی ساتھ انکا طرز عمل انکے خیالات بھی ساتھ ساتھ دلمین جمتے جاتے ہین
جس سے دین تو انکا تباہ ہوتا ہی ہے مگر دنیا بھی بے لطف و بدمزہ ہوجاتی ہی اسوجہ سے
کہ بداعتقادی کی بداخلاقی پیدا ہوتی ہے اور بداخلاقی سے بداعمالی اور بداعمالی
سے بدمعاملگی ہوجڑ ہے تلخ معیشت کی رہا شوہر اگر ان ہی جیسا ہوا تو دو مفسدون
کے جمع ہونیسے فساد مین ترقی ہوئی جس سے آخرت کی تو خانہ ویرانی ضروری ہے
مگر اکثر اوقات اس فساد کا انجام باہمی نزاع ہوکر دنیا کی خانہ ویرانی بھی ہوجاتی ہے
اور اگر شوہر مین کچھ صلاحیت ہوئی تو اس بیچارے کو جنم بھر کی قید نصیب ہوئی
بی بی کی ہر حرکت اس بیچارے شوہر کے لئے ایذا رسان اور اُسکی ہر نصیحت اس بی
بی کو ناگوار اور گران اگر صبر نہ ہو تو نوبت نا اتفاقی وعلیحدگی پہونچ گئی اور اگر صبر کیا گیا تو
قید تلخ ہونے مین شبہہ ہی نہین اور اس ناواقفیت علوم دین کی وجہ سے انکی دنیا بھی خراب
ہوتی ہی مثلاً کسی کی غیبت کی اس سے عداوت ہوئی اور اُس سے کوئی ضرر پہونچ گیا اور
مثلاً طلب جاہ و ناموری کیلیے فضول رسوم مین اسراف کیا اور ثروت مبدل بہ افلاس
ہوگئی اور مثلاً شوہر کو ناراض کردیا اُسنے نکال باہر کیا یا بے التفاتی کرکے نظر انداز کردیا
اور مثلاً اولاد کی بیجا نازبرداری کی اور وہ بے ہنر اور نا مکمل رہ گئی انکو دیکھہ دیکھہ کر ساری
عمر کوفت مین گذری اور مثلاً مال و زیور کی حرص بڑھی اور بقدر حرص نصیب نہوا تو تمام
عمر اسی اُدھیڑ بن مین کاٹی اور اسی طرح بہت سے مفاسد لازمی ومتعدی اس ناواقفیت
کی بدولت پیدا ہوتے ہین چونکہ علاج ہر شئے کا اُسکی ضد سے ہوتا ہے اس لئے اسکا
علاج واقفیت علم دین یقینی قرار پایا بنائ علیہ مدت دراز سے اس خیال مین تھا کہ عورتون
کو اہتمام کرکے علم دین کو اُردو ہی مین کیون نہو ضرور سکھلا یا جاوے اس ضرورت سے
موجودہ اُردو کے رسالے اور کتابین دیکھی گئین تو اس ضرورت کے رفع کرنیکے لئے
کافی نہین پائی گئین بعضی کتابین تو محض نامعتبر اور غلط پائی گئین بعضی کتابین جو معتبر

تھین انکی عبارت ایسی سلیس نہ تھی جو عورتون کے فہم کے لایق ہو پھر اسمین وہ مضامین
بھی مخلوط تھے جنکا تعلق عورتون سے کچھ بھی نہین بعضی کتابین عورتون کے لئے پائی گئین
مگر وہ اسقدر تنگ اور کم تھین کہ ضروری مسائل اور احکام کی تکمیل مین کافی نہین
اسلیے یہ تجویز کی کہ ایک کتاب خاص انکے لیے ایسی بنائی جاوے جسکی عبارت بہت ہی
سلیس ہو اور جمیع ضروریات دین کو وہ حاوی ہو اور جو احکام صرف مردون کیساتھ
مخصوص ہین انکو اسمین نہ لیا جاوے اور وہ ایسی کافی وافی ہو کہ صرف اسکا پڑھ لینا
ضروریات دین روزمرہ مین اور کتابون سے مستغنی کر دے اور یون تو علم دین کا احاطہ
ایک کتاب مین ظاہر ہے کہ ناممکن ہے اسیطرح مسلمانون کو علما سے استغنا محال ہے کئی سال تک
خیال دلمین بیکار رہا لیکن بوجہ عروض عوارض مختلفہ کی جسمین بڑا امر کم فرصتی ہی اسکے
شروع کی نوبت نہ آئی آخر ۱۳۲۰ھ مین جسطرح بن پڑا خدا کا نام لیکر اسکو شروع ہی کر دیا اور خدا
کا فضل شامل حال یہ ہوا کہ ساتھ ہی اسکا سامان طبع بھی کچھ شروع ہو گیا اسمین اللہ تعالی نے
رنگون کے مدرسہ نسوان سورتی کے مہتمم سیٹھ صاحب کا اور جناب مولنا عبد الغفار صاحب
لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی مرحومہ کا جو حکیم عبد السلام صاحب ہاپوری سے منسوب
تھین حصہ رکھا تھا کہ انکی رقمون سے یہ کام نیک فرجام شروع ہوا اللہ تعالی قبول فرماوین
دیکھیے آیندہ اسمین کس کس کا حصہ ہی تالیف اسکی برائے نام اس ناکارہ ناچیز کی طرف
منسوب ہے اور واقع مین اسکے کُل سر سید حبیبی مولوی سید احمد علی صاحب فتحپوری سلمہ اللہ
تعالی بالافادات والافاضات ہین جزاہم اللہ تعالی خیر الجزاء عنی وعن جمیع المسلمین والمسلمات
اب یہ کتاب ماشاء اللہ تعالی چشم بددور اکثر ضروریات بلکہ آداب دین کو بلکہ بعضی ضروریات
معاش تک کو ایسی حاوی ہی کہ اگر کوئی اسکو اول سے آخر تک سمجھکر پڑھ لے تو واقفیت
دین مین ایک متوسط عالم کے برابر ہو جاوے اسکے ساتھ ہی عبارت اسقدر سلیس ہے
کہ اس سے زیادہ سلاست ہملوگونکی قدرت سے بظاہر خارج تھی جن امور کی عورتون کو

اکثر ضرورت واقع نہین ہوتی جیسے احکام جمعہ وعیدین و امامت وغیرہا انکو قلم انداز کر دیا گیا
صرف دو قسم کی احکام لیے گئے ایک وہ جو مردون و عورتون کی ضرورت مین مشترک ہین دوسرے
وہ جو عورتون کی ساتھ مخصوص ہین اور ان مخصوص مسائل مین یہ بھی التزام کیا گیا ہی کہ حاشیہ پر
اسبات مین جو مردون کے لیے حکم ہے اسکو بھی لکھدیا تاکہ مردون کو بھی اس سے انتفاع ممکن ہو
اور ایسے مسائل مین غلطی نہ پڑے اور اس نظر سے کہ ضرورت کیلئے اور کوئی کتاب نہ ڈھونڈنی
پڑے شروع مین الف با تا بھی لگا دیا گیا جسکا ماخذ رسالہ ترکیب الحروف مصنفہ مخدومی
جناب ماموں منشی شوکت علی صاحب ظلہ ہے پس قرآن مجید ختم کرتے ہی اس کتاب کا شروع
کردینا ممکن ہے اور نام اسکا بمناسبت مذاق نسوان کے بہشتی زیور رکھا گیا کیونکہ
اصلی زیور ہی کمالات دین ہین چنانچہ جنت مین ان ہی کے بدولت زیور پہنے کو ملیگا کما قال اللہ
تعالیٰ یُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلغ الحلیۃ من
المؤمن حیث یبلغ الوضوء چونکہ اسوقت صحیح اندازہ نہین ہوسکتا کہ یہ کتاب کس مقدار تک پہونچ
جاویگی اسلیے ختم کے انتظار کو موجب تاخیر فی الخیر سمجھکر مناسب معلوم ہوا کہ اسکے متعدد
چھوٹے چھوٹے حصے کر دیے جاوین اسمین اشاعت کی بھی تعجیل ہے نیز پڑہنے والون کا بھی
دل بڑہے گا کہ ہمنے ایک حصہ پڑھ لیا دو حصے پڑھ لیے اور تالیف مین بھی گنجایش رہیگی
کہ جہانتک ضرورت سمجھو لکہتے چلے جاؤ اور یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی بعض حصون
کے مضامین کو دوسری کتابون سے حاصل کر چکی ہو تو پڑہانے مین اس حصے کے قدر
تخفیف نکل آوے گی یا کسی وجہ خاص سے کوئی خاص حصہ پڑہانا ضروری اور مقدم ہو
تو اسکی تقدیم وتحصیل مین آسانی ہو جاوے گی چنانچہ یہ پہلا حصہ ہی جو آپکے ہاتھون مین
ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بخیر وخوبی جلد اختتام کو پہونچے اور بدلالت آیات واحادیث
مندرجہ دیباجہ مردون پر واجب ہے کہ اسمین اپنی بیبیون و لڑکیون کو لگادین اور عورتون پر
واجب ہے کہ اسکو حاصل کرین اور اولاد کو بالخصوص لڑکیونکو اسپر متوجہ کرین دل اسوقت

قواعد مخصوصہ استعمال حروف ذیل

ں - و - ھ - ی - ے - آل

ں - یہ حرف کبھی غنہ یعنی ناک مین بولا جاتا ہے جیسے ٹانگ - مانگ - ہینگ سینگ - چونچ - بھون - کنوان - پھونک - پھانک - بانٹ - اونٹ - بانکا - بانس سانس - پھانس - نیند - سانپ - لونگ - سونف - گوند - مینڈک - کنول - منھ ہانڈی - چرونجی - بھانڈ - اس حرف کے بعد اگر ب یا پ ہو تو م کی آواز نکلتی ہے ن کی آواز نہین نکلتی جیسے - انبیا - دنبہ - شنبہ - عنبر - کھنبا - منبع - سنبر - چنیا - چنپت -

و - اس حرف کے اول اگر پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جاوے تو اسکو مجہول کہتے ہین - جیسے شور - گور - چور - زور - مور - لوک - بول - ہوش - جوش - پور - لوٹا کٹورا - کورا - اور اگر اس حرف کے اول پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاوے تو معروف کہلاتا ہے جیسے - دُور - نور - حور - چور - چول - جھول - ڈھول - پھول - پھوٹ - جھوٹ - اور اگر یہ حرف لکھا جاوے اور پڑھا نہ جاوے تو معدولہ کہلاتا ہے جیسے خواجہ - خواب - خویش - خواہش - خوان - خوش - خود - خواہ - وغیرہ -

ھ - یہ حرف ہمیشہ دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے اور مخلوط التلفظ کہلاتا ہے - جیسے بھانڈ - کھانڈ - جھوٹ - چھینٹ - چھینک - جھانجھ - کھیل - بھوت - پھوٹ - تھوک - ٹھوکر - ڈھول - بڑھیا - باگھ - مٹھو -

ی - اس حرف کے اول ہمیشہ زیر ہوتا ہے اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے اور معروف کہلاتا ہے جیسے دہی - بری - بھلی - پھلی - سٹری - گلی - ہنسی - خوشی - بنی - ولی - ڈلی - چھپکلی - چوڑی - بالی - بجلی -

کبھی یہ حرف کسی لفظ کے آخر مین آ کی آواز دیتا ہے اور مقصورہ کہلاتا ہے جیسے عیسیٰ

موسیٰ۔ مجتبیٰ۔ مصطفےٰ۔ مرتضیٰ۔ حتیٰ۔ الیٰ۔ علیٰ۔ مولیٰ۔ یحییٰ۔ کبریٰ۔ صغریٰ وغیرہ۔

ے ۔ اس حرف کے اوّل مین اگر زیر ہو اور خوب ظاہر ہو کر نہ پڑھا جاوے تو کبھی اُسکو (ے) لکھتے ہین اور کبھی اسطرح (ی) لکھتے ہین اور اسکو مجہول کہتے ہین جیسے کے سے۔ نے۔ تھے۔ دے۔ لیے۔ آئے۔ گئے۔ کی۔ سی۔ تھی۔ دی۔ لی۔ آئی۔ گئی۔

ال ۔ یہ دونون حرف اگر ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ی کے اوّل مین ملائے جاوین تو صرف ل پڑھا جاوے گا اور الف کو نہ پڑھین گے جیسے حتی الامکان عبد الباری۔ جواب الجواب عبد الحق۔ عبد الخالق۔ نور العین عبد الغنی بالفعل۔ عبد القادر۔ عبد الکریم۔ بالکل۔ حتی المقدور۔ عبد الوہاب۔ بوالہوس۔ طویل الید اور اگر ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن کی اوّل مین ملائے جاوین تو دونون نہ پڑے جاوینگے بلکہ ال کے بعد والے حرف پر تشدید پڑہی جاویگی جیسے عند التاکید۔ نجم الثاقب علیم الدین غبی الذہن۔ عبد الرزاق۔ عدیم الزوال عند السوال۔ عبد الشکور بالصواب۔ بالضرور۔ میزان الطب۔ وسیلۃ الظفر۔ قائم اللیل۔ نصف النہار وغیرہ

حرکات وسکنات ذیل کا استعمال

نام	صورت	آواز	نام	صورت	آواز
مد	ٓ	ا ا	تنوین دو زبر	ٍ	ن
تنوین دو زبر	ً	ن	تنوین دو پیش	ٌ	ن
تشدید	ّ	دو ہرا حرف			
وقف	۔	سکون کے بعد سکوت	سکون	ْ	اسپر پچھلا حرف ٹھہرتا ہے

مد (ٓ) یہ حرکت الف کے اوپر آتی ہے جیسے آج۔ آگ۔ آڑ۔ آرہ۔ آس۔ آل۔ آم۔ آن آنت۔ آرسی۔ آدہی آنچ۔ آیا۔ آٹا۔ آدم۔ آفت۔ آہٹ۔ آلو۔ آسمان۔

تنوین دو زبر (ً) یہ حرکت ہمیشہ آ کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی ت کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے معاً۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ عمداً۔ سہواً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ طوعاً۔ کرہاً۔ جبراً۔ قہراً۔ بغتۃً۔ عداوۃً۔

تنوین دو زیر (ٍ) جیسے یومئذٍ۔ حینئذٍ۔

تنوین دو پیش (ٌ) جیسے نورٌ۔ حورٌ۔

تشدید (ّ) یہ حرکت جس حرف پر ہوتی ہے وہ دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے جیسے اُلّو۔ چُلّو۔ کلّو۔ مُنّو۔ بلّی۔ کُتّا۔ دلّی۔ بُدّھو۔ چکّی۔ ککّڑ۔ سکّہ۔ لڈّو۔ سچّا۔ کچّا۔ پکّا۔ ہتّا۔ بتّا۔ پتّہ۔ بلّا۔ پلّا۔ چھلّا

سکون (ْ) اسکے معنی ٹھہرنے کے ہیں اس سے پہلے حرف کو اسکے ساتھ ملا کر ٹھہر جاتے ہیں جس حرف پر یہ ہوتا ہے وہ ساکن کہا جاتا ہے جیسے ابْ۔ جبْ۔ دلْ۔ دمْ۔ دسْ۔ رسْ۔ اسْ۔ اُسْ۔ کلْ۔ کُلْ۔ دِنْ۔

وقف۔ یہ سکون کے بعد ہوتا ہے جس حرف پر یہ ہوتا ہے موقوف کہلاتا ہے جیسے ابر۔ جبر۔ صبر۔ قبر۔ علم۔ حلم۔ گوشت۔ پوست۔ دوست۔ قہر۔ مہر۔ شہر۔ بند۔ نرم۔ سخت۔ تخت وغیرہ

خط لکھنے کا بیان

جب کسی کو خط لکھنا منظور ہو تو پہلے یہ خیال کر لو کہ وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا یا برابر جس درجے کا آدمی ہو اُسکے موافق خط میں الفاظ لکھو۔ بڑوں کے خط کو والا نامہ۔ سرفراز نامہ۔ افتخار نامہ۔ کرامت نامہ۔ اعزاز نامہ۔ صحیفۂ عالی۔ صحیفۂ گرامی لکھتے ہیں۔ اور جو شخص بہت بڑا ہو تو اُسکو آپکی جگہ۔ آنجناب۔ جنابِ عالی۔ جنابِ والا۔ حضرتِ والا۔ حضرتِ عالی لکھتے ہیں جیسے یہ لکھنا منظور ہو کہ آپ کا خط آیا تو یوں لکھیں گے جنابِ والا کا سرفراز نامہ آیا اور آیا کی جگہ یوں لکھتے ہیں سرفراز نامہ صادر ہوا سرفراز نامہ نے مشرف فرمایا۔ اور چھوٹے کے خط کو مسرت نامہ۔ راحت نامہ لکھتے ہیں اور برابر کے

خط کو عنایت نامہ۔ کرم نامہ لکھتے ہین اور خط لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر باپ کو خط لکھو تو اسطرح لکھو۔ جناب والد صاحب قبلہ وکعبۂ فرزندان دام ظلکم العالی۔ بعد السّلام علیکم کے عرض ہے کہ آپ کا والا نامہ آیا خیریت مزاج مبارک کے دریافت ہونیسے اطمینان ہوا اسکے بعد اور جوکچھ مضمون لکھنا منظور ہو لکھدو۔ اسمین سے دام ظلکم العالی تک جو کچھہ لکھا جاتا ہے اسکو القاب کہتے ہین اور اسکے بعد سلام و دعا جو کچھ لکھی جاتی ہے اسکو آداب کہتے ہین اسکے بعد جو حال چاہو لکھو اُسکو خط کا مضمون کہتی ہین

بڑون کے القاب اور آداب

والد کے نام	جنابِ والد صاحب قبلہ وکعبۂ فرزندان مخدوم ومطاع کمترینان دام ظلکم العالی۔ بعد السلام علیکم کے عرض یہ ہے کہ۔
ایضًا	جنابِ والد صاحب قبلۂ کونین وکعبۂ دارین دام ظلہم العالی۔ بعد السّلام علیکم کے عرض ہے کہ۔
ایضًا	جنابِ والد صاحب قبلۂ کونین وکعبۂ دارین دام ظلہم العالی۔ بعدِ السّلام علیکم کے التماس ہے۔
ایضًا	جنابِ والد صاحب قبلہ وکعبہ ام مدظلہم العالی۔ بعد السّلام علیکم کے عرض ہے۔
ایضًا	قبلہ وکعبہ ام دام ظلہم ـ بعد السّلام علیکم کے عرض ہے
چچا کے نام	قبلہ وکعبۂ فرزندان مخدوم ومُطاع خردان دام ظلکم العالی بعد السّلام علیکم کے عرض ہے۔
خالو کے نام	جنابِ خالو صاحب معظم ومحترم خردان دام ظلکم العالی۔
ایضًا	جنابِ خالو صاحب مخدوم ومکرم کمترینان دام ظلکم العالی۔

مسرور ہوگا کہ جو مضامین ذہن مین ہین وہ سب جمع اور طبع ہوجاوین اور مین اپنی
آنکھون سے دیکھ لون کہ لڑکیون کے درس مین عام طور سے یہ کتاب داخل ہوگئی ہے
اور گھر گھر اسکا چرچا ہورہا ہے آیندہ توفیق حق جل وعلا شانہٗ کے قبضۂ قدرت مین ہے
مین جس وقت یہ دیباچہ لکھنے کو تھا پرچۂ نور علی نور مین ایک نظم اس کتاب کے نام
اور مضمون کے مناسب نظر سے گذری جو دل کو بھلی معلوم ہوئی جی چاہا کہ اپنے دیباچہ کو
اسی پر ختم کرون تاکہ ناظرین خصوصًا لڑکیان دیکھکر خوش ہون اور مضامین کتاب ہٰذا مین
انکو زیادہ رغبت ہو بلکہ اگر یہ نظم اس کتاب کے ہر حصے کے شروع پر ہو تو قند مکرر کی حلاوت بخشے + وہ یہ ہے

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امان جان سے	۱	آپ زیور کی کرین تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہین اچھے یہ جتا دیجے مجھے	۲	اور جو بدزیب ہین [وہ بھی] بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور برے مین مجکو بھی ہو امتیاز	۳	اور مجھپر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یون کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری	۴	گوش دل سے بات سن زیورونکی تم ذری
سیم و زر کے زیورونکو لوگ کہتے ہین بھلا	۵	پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے	۶	چاردنکی چاندنی [illegible] ہے
تمکو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات	۷	ہین جو دنیا کی [illegible]
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام	۸	چلتے ہین جسکی [illegible]
بالیان ہون کانمین اے جان گوش ہوش کی	۹	اور نصیحت لاکہ [illegible]
اور آویزے نصائح ہون کہ دل آویز ہون	۱۰	[illegible]
کان کے پتے دیا کرتے ہین کانون کو علا	۱۱	کانمین [illegible]
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہون	۱۲	نیکیان پیاری [illegible] کا ہار ہون

قوت بازو کا حاصل تجھکو بازو بند ہو	۱۳	کامیابی سے سدا تو خرّم و خرسند ہو
ہین جو سب بانہو کی زیور سب بیکار ہین	۱۴	ہمتین بازو کی اے بیٹی تری درکار ہین
ہاتھ کی زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے	۱۵	دستکاری کی ہنر ہی سب کو جو مرغوب ہے
کیا کروگی اے مری جان زیور خلخال کو	۱۶	پھینک دینا چاہئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پانوُن کا زیور ہے یہ نور بصر	۱۷	تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر
سیم و زر کا پانوُن مین زیور نہو تو ڈر نہین	۱۸	راستی سے پانوُن پھسلے گر نہ میری جان کہین

حروف کی صورت

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش

ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ء ی ے

زبر کی تختی

اَ بَ پَ تَ ٹَ ثَ جَ چَ حَ خَ دَ ڈَ ذَ رَ ڑَ زَ ژَ سَ شَ

صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ قَ کَ گَ لَ مَ نَ وَ ہَ ھَ ءَ یَ ے

زیر کی تختی

اِ بِ پِ تِ ٹِ ثِ جِ چِ حِ خِ دِ ڈِ ذِ رِ ڑِ زِ ژِ سِ شِ

صِ ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ قِ کِ گِ لِ مِ نِ وِ ہِ ھِ ءِ یِ ے

پیش کی تختی

اُ بُ پُ تُ ٹُ ثُ جُ چُ حُ خُ دُ ڈُ ذُ رُ ڑُ زُ ژُ سُ شُ صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ قُ کُ گُ لُ مُ نُ وُ ہُ ھُ ءُ یُ ےُ

امتحان کیواسطے زیر زبر پیش کے حروف

قَ اِکُ نَ سُ بِ طِجِ دُ ٹِ لُ رُخِ ظِ رُحِ ڈُ ثُ یِ ءَ ژُ وُحُ پَ عِ شُ غُ ذِ مَ ڑُ فُ زُ تِ صُ گَ ہِ ھُ ےَ ضُ

ایک ایک حرف کی کئی کئی شکلیں

ب با بہ بے لب بہ پ پا پر پہ لپ پہ ت تا تہ تے لت تہ ٹ ٹا ٹہ ٹے لٹ ٹہ ث ثا ثہ ثے لث ثہ ج جا جہ جے بج چ چا چہ بچ ح حا حہ

بح س سا سے شں ش ص صا صہ ض ضا ضہ ع عا

عہ ع غ غا غہ لغ ف فا فہ سف ق قا قہ سق ک کا کہ کا

لگ گ گہ گا گہ ل لا لے لم ما مہ م مم ن نا نہ

نہ لنہ ہ ہا ہہ ھ ی یا یہ یے لی یہ ے

ب پ ت ٹ ث ن ی کی مثالیں

با بب پپ تت ٹٹ ثث نث ٹٹ یت ٹد یڈ تر بر تر ثر پر نک نگ نل

ین یہ بس بش تص ٹص ثط بع ثع نف نق یو

بی بے ثی لٹے ٹی بے تے یی ٹے لی ٹے نے پی یے

نج بیج پیج تیج ٹیج تیج ٹخ بیخ ٹم۔

ج چ ح خ کی مثال

جا جب چپ چت نج پخ بچ بج جد چر جس چش

جص حض خط حظ جع جع خف حق چک چل جل

جم جیم چن جو خہ حی جے خے بجا

س کی مثال

سا سب سج سد سر سس سش سص سط سع سف

سق سک سگ سل سم سو سہ سی سے

ش کی مثال

شا شب شج شد شر شس شش شص شط شع

شف شق شک شل شم شن شو شہ شی شے

ص ض کی مثال

صا صب صج صد صد صر صس صش صص صط صع صف
صق ضک ضل ضم ضم ضن ضو ضہ ضی ے ضے

ط ظ کی مثال

طا طب طج طد طد طر طس طش طص طط طع طف طق
طک ظل ظل ظم ظم ظن ظو ظہ ظی ے ظے

ع غ کی مثال

عا عب عج عد عد عر عس عش عص عط عع عف
عق غک غل غم غم غن غو غہ غی ے غے

ف ق کی مثال

فا فب فج فد فد فر فس فش فص فط فع فف
فق فک قل قم قم قن قو قہ قی ے قے

ک گ کی مثال

کا کب کج کد کر کس کش کص کط کع کف کف
گو گک گل گم گن گو گہ گی گے

ل کی مثال

لا لب لج لد لر لس لش لص لط لع لف لق
لک لل لم لن لو لہ لی لے

م کی مثال

ما مب مج مد مر مس مش مص مط مع مف
مق مک مل مم من مو مہ می مے

ہ کی مثال

ہا ہب ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف
ہق ہک ہل ہم ہن ہو ہہ ہی ہے

دو حرفوں کے الفاظ

اب - جب - دن - خط - ضد - ڈر - اِس - اُس - تم - دل - دس - غل -
بِل - بس - بت - پٹ - چٹ پٹ - چل - ہٹ - بچ - سچ -

تین حرفوں کے الفاظ

ایک - بات - جال - دام - سال سال - راگ - شام - صاف - ٹاٹ
ڈاک - خوب - لات - مرد - زور - روز - کام - نام - غور -

چار حرفوں کے الفاظ

انڈا۔مرغی۔چراغ۔حالت۔خراب۔فرصت۔میرا۔تیرا۔غوطہ۔طوطا۔بکری۔پلنگ

کیڈر۔بندر۔لڑکا۔لڑکی۔شامل۔کامل۔مرشد۔روٹی۔بوٹی۔ساکن۔کتاب۔کاغذ۔تختی

پانچ حرفوں کے الفاظ

بندوق۔صندوق۔سنہری۔نہایت۔مضبوط۔سرونا۔قینچی۔کٹورا۔رومال

تعویذ۔چیونٹی۔انگلی۔رزائی۔دوپٹہ۔چپاتی۔پتیلی۔پینچک۔

چھ حرفوں کے الفاظ

جولاہا۔تنبولی۔چیونٹی۔نالائق۔بچھڑا۔بھیڑیا۔بلھڑا۔جھینگر۔دھتورا۔جھینگا۔چمگادڑ

سات حرفوں کے الفاظ

جھنجھنا۔نیلکنٹھ۔گھڑونچی۔گھنگھور۔گھونگھٹ۔بھٹیارا۔چھپرکٹ۔پھلجھڑی۔پھلواری

آٹھ اور نو حرفوں کے الفاظ

پھپھوندی۔چھچھوندر۔بیربہوٹی۔گھونگھرد۔بند۔نیلکھنڈ۔

دنوں کے نام

شنبہ۔یکشنبہ۔دوشنبہ۔سہ شنبہ۔چہارشنبہ۔پنجشنبہ۔جمعہ

سنیچر۔اتوار۔پیر۔منگل۔بدھ۔جمعرات۔جمعہ

مہینوں کے نام

محرم - صفر - ربیع الاول - ربیع الثانی - جمادی الاولیٰ - جمادی الاخریٰ - رجب
شعبان - رمضان - شوال - ذیقعدہ ذی الحجہ -

جملے

خدا سے ڈر - گناہ مت کر - وضو کر کے نماز پڑھ - نمازی آدمی خدا کا پیارا ہی - بے نمازی
رحمت سے دور ہے کسی پر ظلم مت کر - مظلوم کی بد دعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے
ناحق کسی جانور چڑیا کو ستانا کتے بلی کو مارنا بہت برا ہے - ماں باپ کا کہا مانو - انکی
مار کو محز جانو - دل سے انکی خدمت کرو جنت ماں باپ کے قدموں کے تلے ہی - الٹا کر
انکو جواب مت دو جو کچھ غصے میں کہیں چپ سن لو - کسی بات میں انکو مت ستاؤ
بڑوں کے سامنے ادب تعظیم سے رہو چھوٹوں کو محبت پیار سے رکھو - کسی کو
حقیر نہ جانو - اپنے کو سب سے کم جانو - اپنے کو بڑا اچھا سمجھنا بری بات ہے - کسی کو ٹھکانا کسی کا
عیب نکالنا بڑا گناہ ہی - کھانا داہنے ہاتھ سے کھاؤ - پانی داہنے ہاتھ سے پیو
بائیں ہاتھ سی شیطان کھاتا پیتا ہے - پانی تین سانس میں پیو - کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ
گرم گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی - جو بات کہو سچ کہو - جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے
صبح اٹھکر بڑوں کو سلام کیا کرو - نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو سبق
خوب یاد کیا کرو - کھیل کود میں دل نہ لگاؤ - ہر بات پر قسم نہ کھایا کرو - بار بار قسم
کھانا بری بات ہے - اپنی کتاب کو احتیاط سی رکھو - کسی کی صورت بری ہو تو اسکو
انگلیوں پر نہ نچاؤ - خدا کے نزدیک بھلی بری صورت سب ایک سا ہے - شرارت
نہ کیا کرو تو تمہیں کبھی مار نہ پڑے - ناک بائیں ہاتھ سی صاف کیا کرو - استنجا بائیں ہاتھ سے
کیا کرو - پاخانہ جاتے وقت پہلے بایاں پیر اندر رکھو اور نکلتے وقت پہلے داہنا
پیر نکالو - جوتی پہلے داہنے پیر میں پہنا کرو پھر بائیں پیر میں -

والدہ کے نام جناب والدہ صاحبہ مخدومہ معظمہ دام ظلہا۔
ایضاً جناب والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہ دام ظلہا۔
ایضاً جناب والدہ صاحبہ معظمہ و محترمہ دام ظلہا۔
بڑی بہن کو ہمشیرہ صاحبہ معظمہ محترمہ۔ معظمہ مکرمہ دام ظلہا۔
بڑے بھائی کو جناب بھائی صاحب معظم و محترم۔ مخدوم و مکرم دام ظلکم العالی۔
جو القاب والد کے ہین دادا اور نانا اور چچا اور ماموں اور خسر کے بھی وہی القاب ہین اور جو القاب والدہ کے ہین خالہ اور ممانی اور نانی اور چچی وغیرہ بڑے رشتون کی بھی وہی القاب ہین۔ والدہ صاحبہ کی جگہ خالہ صاحبہ۔ ممانی صاحبہ لکھدیا کرو۔ دیور اور جیٹھ سے جہانتک ہو سکے خط و کتابت نہ رکھو۔ زیادہ میل جول مت بڑھاؤ۔ اگر کبھی ایسی ہی ضرورت آپڑے تو خیر لکھدو اور انکو جناب بھائی صاحب کرکے لکھو۔
آداب سب بڑے رشتون کے ایک ہی ہین۔

چھوٹون کے القاب اور آداب

بیٹا۔ پوتا۔ بھتیجا نواسا وغیرہ: برخوردار نور چشم۔ راحت جان۔ سعادت و اقبال نشان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد دعاے ترقی عمر و ترقی درجات کے واضح ہو۔
ایضاً: نور بصر لخت جگر طول عمرہٗ۔ بعد دعا درازی عمر و حصول سعادت دارین کے واضح راے سعید ہو۔
ایضاً: فرزند دلبند جگر پیوند طال عمرہٗ۔ بعد دعاے فراوان کے واضح ہو
چھوٹا بھائی: برادر عزیز از جان سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے واضح ہو
ایضاً: برادر بجان برابر سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد دعاے سعادتمندی و نیک اطواری کے واضح ہو
چھوٹی بہن کو: ہمشیرہ عزیزہ نور چشمی صالحہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔

چھوٹی بہن کو خواہر نیک اختر طول عمرہا۔
آداب سب کے ایک ہی طرح کے ہین جسطرح جی چاہے لکھدو۔

شوہر کے القاب اور آداب

سرتاج سردار من سلامت۔ بعد سلام اور شوق ملاقات کے عرض ہے۔
محترم اسرار انیس وغمگسار من سلامت۔ بعد سلام ونیاز کے التماس ہے۔
واقف راز ہمدم وہمراز من سلامت۔ سلام اور اشتیاق ملاقات کے بعد عرض ہے۔

بیوی کے القاب اور آداب

محرم راز ہمدم وہمراز من سلامت۔ بعد اشتیاق وتمنائے ملاقات کے واضح ہو۔
رونق خانہ وزیب کاشانۂ من سلامت۔ بعد شوق ملاقات کے واضح ہو۔
انیس خاطر غمگین تسکین بخش دل اندوہگین سلامت۔ بعد اشتیاق ملاقات کی واضح ہو۔

باپ کے نام خط

معظم ومحترم فرزندان دام ظلہم العالی۔ بعد السلام علیکم کے عرض ہے کہ عرصے سے جناب والا کا سرفراز نامہ صادر نہین ہوا اسلیے یہان سب کو بہت تردد وپریشانی ہے امید کہ اپنے مزاج مبارک کی خیریت سے جلدی مطلع فرماکر سرفراز فرماوین ہمشیرہ عزیزہ مسماۃ زبیدہ خاتون خدا کے فضل وکرم سے اچھی ہے کل اُسکا کلام مجید ختم ہوگیا اب آپ اُسکے واسطے اردو کی کوئی کتاب روانہ فرمائیے کہ شروع کرادیجاوے جو کتاب تعلیم الدین آپنے میرے واسطے بھیجی تھی وہ بڑی اچھی کتاب ہے سب بیبیون نے اُسکو پسند کیا اور اُسکی طلبگار ہین اسلیے اُسکی چار پانچ جلدین اور بھیجدیجیے باقی یہان سب خیریت سے ہے آپ اپنی خیریت سے جلدی مطلع فرما تاکہ تردد رفع

اور اطمینان ہو و السلیم - فقط عریضۂ ادب حمیدہ خاتون از الہ آباد - ۱۳ محرم روز دوشنبہ -

بیٹی کے نام خط

لخت جگر نیک اختر نور چشم راحت جان بی بی خدیجہ سلمہا اللہ تعالیٰ - بعد دعا درازی عمر و ترقی علم و ہنر کے واضح ہو کہ بہت عرصے سے تمہارا کوئی خط نہین آیا جس سے دلکو تردد تھا لیکن پرسون تمہارے بڑے بھائی کا مسرت نامہ آیا خیریت دریافت ہونیسے اطمینان ہوا اس خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمکو لکھنے پڑھنے کا کچھ شوق نہین ہے اور اسمین بہت کم دل لگاتی ہو یہ بھی سُنا کہ بعض عورتین تمہارے لکھنے پڑھنے پر یون کہتی ہین کہ لڑکیونکو لکھانے پڑہانے سی کیا فائدہ انکو توسینا پرونا کھانا پکانا چکن وغیرہ کاڑھنا سکھانا چاہیے انکو پڑھا لکھا کر کیا مردونکی طرح مولوی بنانا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اِن ہی لوگون کی بہکانیسے تمہارا دل اُچاٹ ہو گیا اور تم نے محنت کم کر دی اے میری بیٹی تم اِن بیوقوف عورتون کے کہنے پر ہرگز نہ جانا اور یہ سمجھو کہ مجھسے بڑھکر کوئی دوسرا تمہارا خیرخواہ نہین ہو سکتا اسلیے میری یہ نصیحت یاد رکھو کہ اُن عورتون کا یہ کہنا بالکل بیوقوفی ہے کم سے کم اتنا تو ہر عورت کیلئے ضروری ہی کہ اُردو لکھ پڑھ لیا کرے اسمین بڑے بڑے فائدے ہین - اور لکھنا پڑھنا نہ جاننے مین بڑے بڑے نقصان ہین - اول تو بڑا فائدہ یہ ہے کہ زبان صاف ہو جاتی ہی مین نے دیکھا ہے کہ بے پڑہی عورتین ثواب کو سواب رشوہ کو رشوہ - کبوتر کو قبوتر - جہیز کو دہیز زکام کو جکھام اور بعض زخام بولتی ہین اور جو عورتین پڑہی لکھی ہوتی ہین وہ اُنپر ہنستی ہین اور اُنکی نقلین کرتی ہین سو پڑھنے لکھنے سی یہ عیب بالکل جاتا رہتا ہے دوسرے نماز روزہ درست ہو جاتا ہی دین ایمان سنبھل جاتا ہے بے پڑہی عورتین اپنی جہالت سے بہت سے کام ایسے کرتی ہین جن سی ایمان جاتا رہتا ہی اور اُنکو خبر بھی نہین ہوتی اگر خدانخواستہ اُسوقت موت آجاوے تو کافرونکی طرح ہمیشہ دوزخ مین جلنا پڑیگا کبھی نجات نہین ہو سکتی

پڑھنے لکھنے سے یہ کھٹکا جاتا رہتا ہے اور ایمان مضبوط ہو جاتا ہے تیسرے گھر کا بندوبست
جو خاص عورتوں ہی کے ذمے ہوتا ہے بخوبی انجام پاتا ہے سارے گھر کا حساب
ہر وقت اپنی نگاہ میں رہتا ہے - چوتھے اولاد کی پرورش عورت سے خوب ہوتی ہے
کیونکہ چھوٹے بچے ماں کے پاس زیادہ رہتے ہیں خاصکر لڑکیاں تو ماں ہی کے
پاس رہتی ہیں - تو اگر ماں پڑھی لکھی ہوگی تو ماں کی عادتیں اور بات چیت بھی اچھی
ہوگی تو اولاد بھی وہی سیکھے گی اور کم سنی ہی سے خوش اخلاق و نیکبخت ہوگی کیونکہ
ماں انکو ہر وقت تعلیم کرتی اور ٹوکتی رہے گی دیکھو تو یہ کتنا بڑا فائدہ ہے - پانچوں
یہ کہ جب عورت کو علم ہوگا تو وہ ہر وقت اپنے ماں باپ خاوند عزیز اقربا کا رتبہ پہچان کر
انکے حقوق ادا کرتی رہیگی اسکی دنیا اور عقبیٰ دونوں بنجا دینگی - ان سب کے علاوہ پڑھنا -
لکھنا نجاننے میں ایک اور بڑی قباحت یہ ہے کہ گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے
یا اسکے چھپانے سے نقصان ہوتا ہے عورتوں کی باتیں اکثر حیا شرم کی ہوتی ہیں لیکن اپنی
ماں بہن سے کبھی ظاہر کرنیکی ضرورت ہوتی ہے اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں
ہوتیں ایسی صورت میں یا تو بے شرمی کرنی پڑتی ہے اور دوسروں سے خط لکھانا پڑتا ہے یا نہ کہنے
سے بہت نقصان اٹھانا ہوتا ہے اسکے علاوہ اور ہزاروں فائدے اور پڑھنا نہ جاننے
میں قباحتیں ہیں کہانتک بیان کروں - دیکھو اب تم میری نصیحت یاد رکھنا اور پڑھنے
لکھنے سے ہرگز جی نہ چرانا زیادہ دعا راقم عبد اللہ از بنارس ۲۵ رمضان روز جمعہ

بیٹی کی طرف سے خط کا جواب

قبلہ وکعبۂ فرزندان دام ظلکم العالی - بعد السلام علیکم کے عرض ہے کہ صحیفۂ عالی سے
صادر ہو کر مشترف فرمایا آپکے مزاج کی خیریت دریافت ہونیسے سب کو اطمینان ہوا
اللہ تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کو ہمارے سروں پر دائم وقائم رکھے جناب والا ذی بندی کے

لکھنے پڑھنے کی نسبت جو کچھ لکھا اُس سے مجکو بہت فائدہ ہوا بیشک لوگون کے کہنے سننے کی
وجہ سے میرا دل اُچاٹ ہو گیا تھا اب جسدن سے والا نامہ آیا ہے مین بہت دل لگا کر کے
پڑہتی ہون اور کچھ بُرا بھلا لکھنے بھی لگی ہون بیشک آپکا فرمانا بجا ہے کہ اسمین بے انتہا فائدے
ہین اور جو عورتین پڑہنا لکھنا نہین جانتین وہ بہت پچتاتی ہین کہ ہمنے کیون نہ سیکھ لیا
پرسون کی بات ہے کہ تحصیلدار صاحب کی بی بی جو ہمارے پڑوس مین رہتی ہین انکے ماموں کا خط
آیا اور گھر مین کوئی مرد آج کل ہے نہین بیچاری ایک ایک کی خوشامد کرتی پھرین کوئی خط
پڑھ دیوے یا کہین سے پڑھوا دیوے کہ اُنکے ممانی کی طبیعت کیسی ہے سُنا گیا تھا کہ انکا بُرا حال
ہے اسوجہ سے بیچاری بڑی گھبرائین تھین دو پہر کا آیا ہوا خط دن بھر پڑا رہا اور کوئی پڑہنے والا
نہ ملا مغرب کے بعد بیچاری میرے پاس آئین تو مین نے حال سُنایا تب اُنکا جی ٹھکانے ہوا تب سے میرے
جی کو یہ بات لگ گئی کہ بیشک پڑہنے لکھنے کا ہنر بھی بڑی دولت ہے اور اُسکے نجاننے سے
بعضے وقت بڑی مصیبت پڑتی ہے۔ اور یہ بھی مین دیکھتی ہون کہ ہماری برادری مین پانچ
بیبیان خوب پڑہی لکھی ہین وہ جہان جاتی ہین اُنکی بڑی عزت ہوتی ہے۔ جو بات شرع کی خلاف
کسی سے ہو جاتی ہے یا بیاہ شادی مین کوئی بُری رسم ہوتی ہے تو اُسکو ٹوکتی ہین منع کرتی
ہین خوب سمجھا کر کے نصیحت کرتی ہین اور سب بیبیان چپکی ہو کر کان لگا کر سنتی رہتی ہین جو
کوئی بات پوچھنا ہوتی ہے اُن ہی سے پوچھتی ہین بیبیون مین سب سے پہلے وہی پوچھی جاتی ہین
ساری بیبیان اُنکی تعریفین کرتی رہتی ہین اسلیے مین ضرور جی لگا کر پڑہنا سیکھونگی مجکو خود بڑا
شوق ہو گیا ہے آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ مجکو یہ دولت نصیب فرما دے باقی یہان
سب خیریت ہے زیادہ حد ادب فقط آپکی لونڈی خدیجہ عفی عنہا از سہارنپور ۲۸ رمضان روز دوشنبہ

بھانجی کے نام خط

نور چشم راحت جان بی بی صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ بعد دعا کے واضح ہو کہ تمہارا خط آیا تمنا

حال معلوم ہونیسے تسلی ہوئی تمہارے لکھنے پڑہنے کا حال سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالےٰ
تمہاری عمر مین برکت دیوے اور تمہاری محنت کا پھل تمکو جلدی نصیب کیجے جسدن تم
اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھو گی اُسدن مین پانچ روپیہ مٹھائی کھانیکے لئے تمکو روانہ کرونگا اور
ایک نصیحت مین تمکو اور کرتا ہون مین نے سُنا ہی کہ تم شوخی بہت کیا کرتی ہو اور کسی کا ادب لحاظ
نہین کرتی ہو اس بات سی مجکو بڑا افسوس ہوا کیونکہ آدمی کی عزت فقط پڑہنے لکھنے سے
نہین ہوتی جب تک ادب لحاظ نہ سیکھو گی لوگ تم سے محبت پیار نہ کرینگے پڑہنے لکھنے کی
ساتھ سب سے اوّل لڑکون اور لڑکیونکو لازم ہی کہ ادب سیکھین کیونکہ ادب سے آدمی ہر دلعزیز ہو جاتا ہے
اور سب آدمی اُسکی خاطر کرتے ہین ادب کرنیوالا ہمیشہ خوش نصیب ہوتا ہی چنانچہ کسی کا
قول ہے با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب اب مین تمکو بتاتا ہون کہ ادب کیا چیز ہے اور اُسکا
برتاؤ کیونکر چاہیے۔ جو کوئی تم سی عمر اور رشتے مین بڑا ہو اُسکو بہت تعظیم سی سلام کرو
اور اُسکے سامنے کوئی فحش بات زبان سی مت نکالو نہ اپنی برابر والون سی اُسکے سامنے
خوش طبعی اور دل لگی مذاق کرو۔ جب وہ تمہین پکارے تو بہت نرم آواز سے جواب دو اور جب تمکو
کچھ دیوی تو سلام کرو اور جو نصیحت کی بات کہے خوشی سے سُنو جب وہ بول رہا ہو تو بیچ سے
اُسکی بات کو مت کاٹو۔ جہان وہ بیٹھا ہو اُس سے اونچی جگہ چڑھکر مت بیٹھو اور اُسکا نام لیکر
مت پکارو بلکہ اُس سے رشتہ لگاکر بولو نام بڑھا کر لیا کرو جیسے خالو جان۔ پھوپی اماں۔ نانا جی
آپا جان۔ اگر غصے مین اگر وہ تم کو کچھ برا بھلا کہے تو تم ہرگز اُسکا جواب مت دو اُلٹ کر
اُسکو کچھ نہ کہو اسی کا نام ادب ہے اور یہ آدمی کیواسطے بہت ضروری ہے فقط

محمد واجد حسین از فیض آباد۔

اگر کسی برابر والے کو خط لکھنا ہو تو اُسکے لکھنے کا طریقہ یہ ہی کہ پہلے اُسکے مرتبے کی موافق اسطرح القاب لکھو

برابر والون کے القاب اور آداب

عنایت فرمائے من سلامت ۔ مشفقہ شفیقہ من سلامت ۔ مہربان من سلامت ۔ پھر اس طرح آداب لکھو ۔ بعد سلام مسنون کے عرض ہے یا یون لکھو ۔ بعد سلام مسنون و شوق ملاقات کے عرض ہے ۔ پھر خط کا مضمون لکھدو اور یہ خیال رکھو کہ نہ تو اتنا بڑھا کر لکھو جس طرح بڑون کو لکھتے ہین اور نہ اتنا گھٹا کر لکھو جیسے کہ چھوٹون کو لکھتے ہین بلکہ ہر بات مین برابری کا خیال رکھو

خط کے پتہ لکھنے کا طریقہ ہے نمونے کیلئے دو پتے لکھے جاتے ہین

مقام شہر لکھنؤ محلہ امین آباد قریب مکان حکیم عبد الغنی صاحب نائب تحصیلدار ۔
بخدمت والا درجت قبلہ و کعبہ من جناب دادا رو غہ وحید الزمان صاحب دام ظلکم العالی ۔
مقام فیض آباد چوک بر دکان لیاقت حسین صاحب سادہ کار
بمطالعہ برخوردار سعادت اطوار منشی محمد سعید الدین سلمہ اللہ تعالیٰ در آید

ہندسون اور رقمون کا بیان شروع

نام		صورت	نام		صورت	نام		صورت
ایک	۱	عہ/	نو	۹	لعہ/	سترہ	۱۷	معہ
دو	۲	عا/	دس	۱۰	عہ	اٹھارہ	۱۸	مدعہ
تین	۳	سے/	گیارہ	۱۱	لہعہ	انیس	۱۹	لوعہ
چار	۴	للعہ/	بارہ	۱۲	عہ	بیس	۲۰	عہ
پانچ	۵	صہ/	تیرہ	۱۳	سعہ	اکیس	۲۱	لہعہ
چھ	۶	سے/	چودہ	۱۴	للوعہ	بائیس	۲۲	ععہ
سات	۷	لعہ/	پندرہ	۱۵	معہ	تیئس	۲۳	لدعہ
آٹھ	۸	سعے/	سولہ	۱۶	سہ	چوبیس	۲۴	للوعہ

نام	صورت		نام	صورت		نام	صورت	
پچاسی	۸۵	ملعه	اکیانوے	۹۱	لعه	ستانوے	۹۷	ہولعه
چھیاسی	۸۶	لعه	بانوے	۹۲	علعه	اٹھانوے	۹۸	ہملعه
ستاسی	۸۷	ہملعه	ترانوے	۹۳	ہلعه	ننانوے	۹۹	لولعه
اٹھاسی	۸۸	ہملعه	چورانوے	۹۴	للعه	سو	۱۰۰	ما ر
نواسی	۸۹	للعه	پچانوے	۹۵	ملعه	..	..	..
نوے	۹۰	لعه	چھیانوے	۹۶	لعه	..	..	..

سچّی کہانیاں

پہلی کہانی - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی جنگل مین تھا یکایک اُسنے ایک بدلی مین یہ آواز سُنی کہ فلان شخص کے باغ کو پانی دے اس آواز کے ساتھ وہ بدلی چلی اور ایک سنگستان مین خوب پانی برسا اور تمام پانی ایک نالے مین جمع ہوکر چلا یہ شخص پانی کے پیچھے ہولیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ مین کھڑا ہوا بیلچے سے پانی پھیر رہا ہے اُسنے اُس باغ والے سے پوچھا کہ اے بندہ خدا تیرا کیا نام ہے اُسنے وہی نام بتلایا جو اُسنے بدلی مین سُنا تھا پھر باغ والے نے اس سے پوچھا اے بندۂ خدا تو میرا نام کیون دریافت کرتا ہے اُسنے کہا کہ مین نے اس بدلی مین جسکا یہ پانی ہے ایک آواز سُنی کہ تیرا نام لیکر کہا کہ اُسکے باغ کو پانی دے - تو اسمین کیا عمل کرتا ہے کہ اسقدر مقبول ہے - اُسنے کہا جب تو نے پوچھا تو مجھکو کہنا ہی پڑا مین اسکی کُل پیداوار کو دیکھتا ہون اُسمین سے ایک تہائی خیرات کر دیتا ہون ایک تہائی اپنے لئے اور بال بچون کے لئے رکھ لیتا ہون اور ایک تہائی پھر اُسی باغ مین لگا دیتا ہون

فائدہ سبحان اللہ کیا خدا کی رحمت ہے کہ جو اُسکی اطاعت کرتا ہے اُسکے کام غیب سے اسطرح سرانجام ہو جاتے ہین کہ اُسکو خبر بھی نہین ہوتی بیشک سچ ہے جو اللہ کا ہوگیا اُسکا اللہ ہو گیا -

دوسری کہانی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل مین
تین آدمی تھے ایک کوڑہی دوسرا گنجا تیسرا اندہا خداوند تعالی نے اُنکو آزمانا چاہا اور اُنکے
پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے وہ کوڑہی کے پاس آیا اور پوچھا تجکو کیا چیز پیاری ہے اُسنے
کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال ملجاوے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجکو اپنے
پاس بیٹھنے نہین دیتے اور گھن کرتے ہین اُس فرشتے نے اپنا ہاتھ اُسکے بدن پر پھیر دیا اُسی
وقت چنگا ہوگیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی پھر پوچھا تجکو کونسے مال سے زیادہ
رغبت ہے اُسنے کہا اونٹ سے پس ایک گابھن اونٹنی بھی اُسکو دیدی اور کہا اللہ تعالی اُسمین
برکت دیوے پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجکو کونسی چیز پیاری ہے۔ کہا میری بال اچھے نکل آوین
اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گھن کرتے ہین۔ فرشتے نے اپنا ہاتھ اُسکے سر پر پھیر دیا فوراً
اچھا ہوگیا اور اچھے بال نکل آئے پھر پوچھا تجکو کونسا مال پسند ہے اُسنے کہا گائے پس
اُسکو ایک گابھن گائے دیدی اور کہا اللہ تعالی اُسمین برکت بخشے پھر اندہے کے پاس آیا
اور پوچھا تجکو کیا چیز چاہیے کہا اللہ تعالی میری نگاہ درست کرے کہ سب آدمیونکو دیکھون
اُس فرشتے نے اسپر ہاتھ پھیر دیا اللہ تعالی نے اُسکی نگاہ درست کردی پھر پوچھا تجکو
کیا مال پیارا ہے کہا بکری پس اُسکو ایک گابھن بکری دیدی تینون کے جانورون نے
بچے دے تھوڑے دنون مین اُسکے اونٹون سے جنگل بھر گیا۔ اور اُسکی گایون سے اور
اُسکی بکریون سے۔ پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اُسی پہلی صورت مین کوڑہی کے پاس آیا اور
کہا کہ مین مسکین آدمی ہون میرے سفر کا سب سامان چک گیا آج میرے پہونچنے کا کوئی
وسیلہ نہین سوائے خدا کی اور پھر تیرا۔ مین اُس اللہ کے نام پر جسنے تجکو اچھی رنگت اور عمدہ
کھال عنایت فرمائی تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہون کہ اُسپر سوار ہوکر اپنے گھر پہونچ جاؤن
وہ بولا یہان سے چل دور ہو مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہین تیرے دینے کی اُس مین
گنجایش نہین۔ فرشتے نے کہا شاید تجکو مین پہچانتا ہون۔ کیا تو کوڑہی نہین تھا کہ لوگ

تجھ سے گِھن کرتے تھے اور کیا تو مفلس نہ تھا پھر تجھکو خدا نے اسقدر عنایت فرمایا اُسنے کہا
واہ کیا خوب یہ مال تو میری کئی پشتون سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہی فرشتے نے کہا کہ اگر
تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس اُسی پہلی صورت مین
آیا اور اُسی طرح اُس سے بھی سوال کیا اور اُسنے بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتے نے کہا کہ اگر تو
جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا۔ پھر اندھے کے پاس اُسی پہلی صورت مین
آیا اور کہا مین مسافر ہون بے سامان ہو گیا ہون آج بجز خدا کے اور پھر تیرے کوئی میرا
وسیلہ نہین ہے مین اُسکے نام پر جسنے دوبارہ تجکو نگاہ بخشی تجھ سے ایک بکری مانگتا ہون
کہ اس سے اپنی کارروائی کر کے سفر پورا کر دن اُسنے کہا بیشک مین اندھا تھا خداوند تعالیٰ نے
محض اپنی رحمت سے مجکو نگاہ بخشی جتنا تیرا جی چاہے لیجا اور جتنا چاہے چھوڑ جا خدا کی قسم
کسی چیز سے مین تجھکو منع نہین کرتا۔ فرشتے نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجکو کچھ نہین
چاہیے فقط تم تینون کی آزمایش منظور تھی سو ہو چکی خدا تجھ سے راضی ہوا اور اُن دونون سے ناراض

فائدہ خیال کرنا چاہیے کہ اُن دونون کو ناشکری کا کیا نتیجہ ملا کہ تمام نعمت چھن گئی اور جیسے
تھے ویسے رہ گئے اور خدا اُنسے ناراض ہوا دنیا اور آخرت دونون مین نامراد رہے اور اُس شخص کو
شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بحال رہی اور خدا اُس سے خوش ہوا دنیا و آخرت دونون مین شاد و بامراد ہوا

تیسری کہانی ایکبار حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی پاس کہین سے کچھ گوشت آیا اور
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوشت بہت اچھا لگتا تھا اسلیے حضرت اُم سلمہ
رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ یہ گوشت طاق مین رکھدے شاید حضرت نوش فرماوین اُسنے
طاق مین رکھدیا اتنے مین ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی کچھ اللہ کی نام پر
خدا برکت کرے۔ گھر مین سے جواب دیا خدا تجکو بھی برکت دے اس لفظ مین یہ اشارہ ہے کہ کوئی
چیز دینے کی موجود نہین ہے وہ سائل چلا گیا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف
لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانیکی کوئی چیز ہے اُنھون نے کہا ہان ہے

اور خادمہ سے کہا جا وہ گوشت آپ کے واسطے لے آ وہ گوشت لینے گئی دیکھتی کیا ہی کہ وہان
گوشت کا تو نام بھی نہین ہے فقط ایک پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے آپنے فرمایا چونکہ تم نے سائل کو
نہ دیا اسلیئے وہ گوشت پتھر بن گیا **فائدہ** غور کیجئے کہ خدا کے نام پر نہ دینے کی یہ نحوست
ہوئی کہ اُس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا - اسیطرح جو شخص سائل سے بہانہ کرکے
خود کھاتا ہے وہ پتھر رکھا رہا ہی جسکا یہ اثر ہے کہ سنگدلی اور دل کی سختی بڑہتی چلی جاتی ہے
چونکہ حضرت کے گھر والون کے ساتھ خداوند کریم کی بڑی عنایت اور رحمت تھی اسلیئے اس
گوشت کی صورت کھلی نگاہون مین بدل دی تا کہ اُسکے استعمال سے محفوظ رہین -

چوتھی کہانی - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ
فجر کی نماز پڑھکر اپنے یار و اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ تم مین سے رات کو
کسی نے کوئی خواب تو نہین دیکھا - اگر کوئی دیکھتا تھا تو عرض کر دیا کرتا تھا آپ کچھ تعبیر ارشاد فرمادیا
کرتے تھی - عادت کے موافق ایک بار سب سے پوچھا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہی سب نے عرض کیا
کوئی نہین دیکھا - آپنے فرمایا مین نے آج کی رات ایک خواب دیکھا ہی کہ دو شخص میرے
پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجکو ایک زمین مقدس کی طرف لے چلے دیکھتا کیا ہون کہ ایک شخص بیٹھا
ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہے اور اُسکے ہاتھ مین لوہے کا زنبور ہی اُس بیٹھے ہوئے کے گلے کو
اُس سے چیر رہا ہے یہان تک کہ گدّی تک جا پہونچتا ہے پھر دوسرے کلّے کے ساتھ بھی
یہی معاملہ کر رہا ہے اور پھر وہ کلّہ اُسکا درست ہو جاتا ہے پھر اُسکے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے
مین نے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ دونون شخص بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہانتک کہ ایسے ایک
شخص پر گذر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور اُسکے سر پر ایک شخص ہاتھ مین بڑا بھاری پتھر لیئے ہوئے
کھڑا ہے اُس سے اُسکا سر نہایت زور سے پھوڑتا ہے جب وہ پتھر اُسکے سر پر دے مارتا ہے پتھر
ڈھلک کر دور جا گرتا ہے جب وہ اُسکے اُٹھانے کے لیئے جاتا ہے تو اُس تک لوٹ کر اُسکے
پاس نہین آنے پاتا کہ اُسکا سر پھر اچھا خاصا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ پھر

اُسکو اسیطرح پھوڑتا ہے مین نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونون بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے یہان تک کہ ہم ایک غار پر پہونچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فراخ تھا اور اوپر سے تنگ اُسمین آگ جل رہی ہے اور اُسمین بہت سے ننگے مرد و عورت بھرے ہوے ہین جسوقت وہ آگ اوپر کو اُٹھتی ہے اُسکے ساتھ وہ سب اُٹھ آتے ہین یہان تک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہین پھر جسوقت بیٹھتی ہے وہ بھی نیچے چلے جاتے ہین مین نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونون بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہانتک کہ ایک خون کی نہر پر پہونچے اُسکے بیچ مین ایک شخص کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص کھڑا ہے اور اُسکے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہین وہ نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارے کی طرف آتا ہے جسوقت نکلنا چاہتا ہے کنارے والا شخص اُسکے مُنھ مین ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ پھر اپنی جگہ جا پہونچتا ہے پھر جب کبھی وہ نکلنا چاہتا ہے اسیطرح وہ مار کر اُسکو ہٹا دیتا ہے مین نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونون بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے یہانتک کہ ایک ہرے بھرے باغ مین پہونچے اُسمین ایک بڑا درخت ہے اور اُسکے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بہت سے بچے بیٹھے ہین اور درخت کے قریب ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے اُسکے سامنے آگ جل رہی ہے وہ اُسکو دھونک رہا ہے پھر وہ دونون مجکو چڑھا کر درخت کے اوپر لے گئے۔ ایک گھر درخت کے بیچ مین نہایت عمدہ بن رہا تھا اُسمین لے گئے مین نے ایسا گھر کبھی نہین دیکھا اُسمین مرد بوڑھے جوان اور عورتین اور بچے بہت سے تھے پھر اُس سے باہر لاکر اور اوپر لے گئے وہان ایک گھر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا اُسمین لے گئے اُسمین بوڑھے اور جوان تھے۔ مین نے اُن دونون شخصون سے کہا کہ تم نے مجکو تمام رات پھرایا اب بتلاؤ کہ یہ سب کیا اسرار تھے۔ اُنھون نے کہا وہ شخص جو تم نے دیکھا تھا کہ اُسکے کلّے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا ہے کہ جھوٹ باتین کہا کرتا تھا اور وہ باتین تمام جہان مین مشہور ہو جاتی تھین اُسکے ساتھ قیامت تک یون ہی کرتے رہین گے۔ اور جسکا سر پھوڑتے ہوئے دیکھا وہ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو

علم قرآن دیا وہ رات کو اس سے غافل ہو کر سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا قیامت تک اسکی ساتھ یہی معاملہ رہیگا۔ اور جن کو تمنے آگ کے غار مین دیکھا وہ زنا کرنے والے لوگ ہین۔ اور جسکو خون کی نہر مین دیکھا وہ سود کھانیوالا ہے۔ اور درخت کے نیچے جو بوڑہے شخص تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور اُنکے گرداگرد جو بچے دیکھے وہ لوگونکی نابالغ اولاد ہے اور جو آگ دھونکتا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے اور پہلا گھر جس مین آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانون کا ہی اور یہ دوسرا گھر شہیدون کا ہے اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین پھر بولے سر اوپر اُٹھاؤ مین نے سر اُوٹھایا تو میرے اوپر ایک سفید بادل نظر آیا بولے یہ تمہارا گھر ہی مین نے کہا مجکو چھوڑو مین اپنے گھر مین داخل ہون۔ بولے ابھی تمہاری عمر باقی ہی پوری نہین ہوئی اگر پوری ہو چکتی تو ابھی چلے جاتے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ خواب نبیا کا وحی ہوتا ہے یہ تمام واقعے سچے ہین اس حدیث سے کئی چیزونکا حال معلوم ہوا اوّل جھوٹ کا کہ کیسی سخت سزا ہی دوسرے عالم بے عمل کا تیسرے زنا کا چوتھے سود کا۔ خدا سب مسلمانون کو ان کامونسے محفوظ رکھے

عقیدون کا بیان

عقیدہ - تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالی کے پیدا کرنیسے موجود ہوا **عقیدہ** اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہین نہ اُسنے کسیکو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اُسکی کوئی بی بی ہے کوئی اُسکے مقابل کا نہین **عقیدہ** - وہ ہمیشہ سی اور ہمیشہ رہے گا **عقیدہ** کوئی چیز اُسکے مثل نہین وہ سب سے نرالا ہی **عقیدہ** وہ زندہ ہے ہر چیز پر اُسکو قدرت ہے کوئی چیز اُسکے علم سے باہر نہین وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہی کلام فرماتا ہے لیکن اُسکا کلام ہم لوگونکے کلام کی طرح سے نہین۔ جو چاہے کرتا ہے کوئی اُسکی روک ٹوک کرنیوالا نہین وہی پوجنے کے قابل ہے اُسکا کوئی ساجھی نہین اپنے بندونپر مہربان ہی بادشاہ ہے سب عیبون سے پاک ہی وہی اپنے بندونکو سب آفتون سے بچاتا ہے وہی عزت والا ہی بڑائی والا ہے

ساری چیزونکا پیدا کرنیوالا ہے اُسکا کوئی پیدا کرنیوالا نہین گناہون کا بخشنے والا ہے
زبردست ہے بہت دینے والا ہے روزی پہونچانیوالا ہے جسکی روزی چاہے تنگ کردے
اور جسکی چاہے زیادہ کردے جسکو چاہے پست کردے جسکو چاہے بلند کردے جسکو چاہے عزت
دے اور جسکو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے بڑے تحمل اور برداشت والا ہے خدمت اور
عبادت کی قدر دانی کرنیوالا ہی دعا کا قبول کرنیوالا ہے سمائی والا ہے وہ سب پر حاکم ہے
اُسپر کوئی حاکم نہین اُسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہین وہ سب کا کام بنانیوالا ہی اُسی نے سبکو
پیدا کیا وہی قیامت مین پیدا کریگا وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اُسکو نشانیون اور صفتون سے
سب جانتے ہین اُسکی ذات کی باریکی کوئی نہین جانسکتا گنہگارونکی توبہ قبول کرتا ہے
جو سزا کے قابل ہین اُنکو سزا دیتا ہی وہی ہدایت کرتا ہے جہان مین جو کچھ ہوتا ہی اُسی کے
حکم سے ہوتا ہی بے اُسکے حکم کے ذرہ نہین ہل سکتا نہ وہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہی وہ تمام
عالم کی حفاظت سی تھکتا نہین وہ سب چیزون کو تھامے ہوئے ہی اسی طرح تمام اچھی اور
کمال کی صفتین اُسکو حاصل ہین اور بُری اور نقصان کی کوئی صفت اُسمین نہین غرض اُسمین
کوئی عیب نہین **عقیدہ** اُسکی سب صفتین ہمیشہ سی ہین اور ہمیشہ رہین گی اُسکی کوئی
صفت کبھی نہین جاسکتی **عقیدہ** مخلوق کی صفتون سے وہ پاک ہی اور قرآن وحدیث مین
بعضی جگہ جو ایسی باتونکی خبر دی گئی ہے تو اُنکے معنی اللہ کے حوالے کرین کہ وہی اُسکی حقیقت
جانتا ہی اور ہم بے کھود کرید کیے اسطرح ایمان لاتے ہین اور یقین کرتے ہین کہ جو کچھ اُس کا
مطلب ہے وہ ٹھیک اور حق ہے اور یہی بات بہتر ہے یا اُسکے کچھ مناسب معنی لگالین
جس سے وہ سمجھ مین آجاوے **عقیدہ**۔ عالم مین جو کچھ بھلا برا ہوتا ہی سب کو اللہ تعالی اُسکے
ہونیسے پہلے ہمیشہ سی جانتا ہی اور اپنے جاننے کے موافق اُسکو پیدا کرتا ہی تقدیر اسی کا
نام ہے اور بُری چیزون کے پیدا کرنے مین بہت بھید ہین جنکو ہر ایک نہین جانتا **عقیدہ**
بندون کو اللہ تعالی نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے

کرتے ہین مگر بندون کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہین ہے گناہ کے کام سے
اللہ میان ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہین **عقیدہ** [۱۰] اللہ تعالیٰ نے بندونکو
ایسے کام کا حکم نہین دیا جو بندون سے نہو سکے **عقیدہ** [۱۱] کوئی چیز خدا کے ذمے ضروری
نہین وہ جو کچھ مہربانی کرے اُسکا فضل ہے **عقیدہ** [۱۲] بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے
ہوے بندون کو سیدہی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہون سے پاک ہین گنتی اُنکی پوری طرح
اللہ ہی کو معلوم ہے اُنکی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے اُنکے ہاتھون ایسی ایسی نئی نئی اور
مشکل مشکل باتین ظاہر کین جو اور لوگ نہین کر سکتے ایسی باتونکو معجزہ کہتے ہین انمین سب سے
پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور
باقی درمیان مین ہوے اُنمین بعضے بہت مشہور ہین جیسے حضرت نوح علیہ السّلام ابراہیم علیہ السّلام
اسحاق علیہ السّلام اسماعیل علیہ السّلام یعقوب علیہ السّلام یوسف علیہ السّلام داؤد علیہ السّلام
سلیمان علیہ السّلام ایوب علیہ السّلام موسیٰ علیہ السّلام ہارون علیہ السّلام۔ ذکریا علیہ
السّلام یحییٰ علیہ السّلام عیسیٰ علیہ السّلام الیاس علیہ السّلام الیسع علیہ السّلام یونس علیہ السّلام لوط
علیہ السّلام ادریس علیہ السّلام ذوالکفل علیہ السّلام صالح علیہ السّلام ہود علیہ السّلام
شعیب علیہ السّلام۔ **عقیدہ** [۱۳] سب پیغمبرونکی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہین بتلائی
اسلئے یون عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوے جتنے پیغمبر ہین ہم اُن سب پر ایمان
لاتے ہین جو ہمکو معلوم ہین اُنپر بھی اور جو نہین معلوم اُنپر بھی **عقیدہ** [۱۴] پیغمبرونمین بعضونکا مرتبہ
بعضون سے بڑا ہے سب مین زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے اور آپکے
بعد کوئی نیا پیغمبر نہین آسکتا قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہون گے آپ سب کے پیغمبر
ہین **عقیدہ** [۱۵] ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے مین جسم کے ساتھ
مکے سے بیت المقدس مین اور وہانسے ساتون آسمان پر اور وہان سے جہانتک
اللہ کو منظور رہا پہونچایا اور پھر مکے مین پہونچا دیا اسکو معراج کہتے ہین **عقیدہ** [۱۶]

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے اُنکو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اُنکو فرشتہ کہتے ہین بہت سے کام اُنکے حوالے ہین وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہین کرتے جس کام مین لگا دیا ہے اُسمین لگے ہین۔ اُنمین چار فرشتے بہت مشہور ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہمکو دکھائی نہین دیتی اُنکو جن کہتے ہین اُنمین نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہین اُنکے اولاد بھی ہوتی ہے اُن سب مین زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے عقیدہ مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہون سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہین رکھتا اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہین۔ اُس شخص سے کبھی ایسی باتین ہونے لگتی ہین جو اور لوگون سے نہین ہوسکتین اُن باتون کو کرامت کہتے ہین عقیدہ[۱۸] - ولی کتنے ہی بڑے درجے کو پہونچ جاوے مگر نبی کے برابر نہین ہوسکتا۔ عقیدہ[۱۹] خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش حواس باقی ہون شرع کا پابند رہنا فرض ہے نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہین ہوتی جو گناہ کی باتین ہین وہ اُسکے لیے درست نہین ہو جاتین عقیدہ[۲۰] جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہین ہوسکتا اگر اُسکے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دیوے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے اُس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیے عقیدہ[۲۱] - ولی لوگون کو بعض بھید کی باتین سوتے یا جاگتے مین معلوم ہو جاتی ہین اُسکو کشف اور الہام کہتے ہین اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کی خلاف ہے تو رد ہے عقیدہ[۲۲] - اللہ و رسولؐ نے دین کی سب باتین قرآن و حدیث مین بندونکو بتلا دین اب کوئی نئی بات دین مین نکالنا درست نہین ایسی نئی بات کو بدعت کہتی ہین۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے عقیدہ[۲۳] اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابین آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبرون پر اُتارین تاکہ وہ اپنی اپنی اُمتونکو دین کی باتین بتلائین

انمیں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہیگا دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگھبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اسکو کوئی نہیں بدل سکتا **عقیدہ** [۲۴] ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا ہے اسکو صحابی کہتے ہیں انکی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے اگر انکے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آوے تو اسکو بھول چوک سمجھے انکی برائی نہ کرے ان سب میں سب سے بڑھکر چار صحابی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صاحب کے بعد انکی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اسلئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں انکے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں انکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں انکے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں **عقیدہ** [۲۵] صحابی لوگوں کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنی درجے کے صحابی کے برابر مرتبے میں نہیں پہونچ سکتا **عقیدہ** [۲۶] پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا **عقیدہ** [۲۷] ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے اللہ و رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اسکو جھٹلانا یا اسمیں عیب نکالنا اسکے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے **عقیدہ** [۲۸] قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کرکے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے **عقیدہ** [۲۹] گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے **عقیدہ** [۳۰] گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جبتک اسکو برا سمجھتا ہے ایمان نہیں جاتا

البتہ کمزور ہوجاتا ہی عقیدہ [۲۲] اللہ تعالیٰ سے نڈر ہوجانا یا نا امید ہوجانا کفر ہے عقیدہ [۲۳] کسی سے غیب کی باتین پوچھنا اور اسکا یقین کر لینا کفر ہی عقیدہ [۲۴] غیب کا حال سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا البتہ نبیون کو وحی سے اور ولیون کو کشف اور الہام سی اور عام لوگونکو نشانیون سے بعضی باتین معلوم ہوجاتی ہین عقیدہ [۲۵] کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہی ہان یون کہہ سکتے ہین کہ ظالمون پر لعنت جھوٹون پر لعنت مگر جنکا نام لیکر اللہ و رسول نے لعنت کی ہی یا اُنکے کافر ہونیکی خبر دی ہے اُنکو کافر ملعون کہنا گناہ نہین عقیدہ [۲۶] جب آدمی مرجاتا ہی اگر گاڑا جاوے تو گاڑنیکے بعد اور اگر نہ گاڑا جاوے تو جس حال مین ہو اُسکے پاس دو فرشتے جن مین سی ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہین آکر پوچھتے ہین تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوچھتے ہین کہ یہ کون ہین اگر مردہ ایماندار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہی پھر اُسکے لیے سب طرح کا چین ہے جنت کی طرف کھڑکی کھولدیتے ہین جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہی اور وہ مزے مین پڑکر سورہتا ہے اور اگر مُردہ ایماندار نہ ہوا تو سب باتون مین یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہین پھر اُسپر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہی اور بعضون کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کردیتا ہے۔ مگر یہ سب باتین مردے کو معلوم ہوتی ہین ہم لوگ نہین دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب مین سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اُسکے پاس بیخبر بیٹھا رہتا ہی عقیدہ [۲۷] مرنیکے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مُردے کا جو ٹھکانا ہی دکھلا دیا جاتا ہے جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہین اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر اور حسرت بڑھاتے ہین۔ عقیدہ [۲۸] مردے کے لیے دعا کرنیسے کچھ خیر خیرات دیکر بخشنے سے اُسکو ثواب پہونچتا ہے اور اُس سے اُسکو بڑا فائدہ ہوتا ہی عقیدہ [۲۹] اللہ و رسول نے جتنی نشانیان قیامت کی بتلائی ہین سب ضرور ہونیوالی ہین امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہون گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کرینگے۔ کانا دجال نکلے گا اور دنیا مین بہت فساد مچاوے گا

اسکے مار ڈالنے کیواسطے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر سے اُتریںگے اور اُسکو مار ڈالینگے یا جوج و ما جوج بڑے زبردست لوگ ہین وہ تمام زمین پر پھیل پڑینگے اور بڑا اُدھم مچاوینگے پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہون گے ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیو نسے باتین کریگا مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا قرآن مجید اُٹھ جاویگا اور تھوڑے دنون مین سارے مسلمان مرجاوینگے اور تمام دنیا کافرون سے بھر جاوے گی اور اسکے سوا اور بہت باتین ہونگی **عقیدہ**[۳۹] جب ساری نشانیان پوری ہوجاوینگی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکینگے جو ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے تمام مخلوقات مرجاویگی اور جو مرچکے ہین اُنکی روحین بیہوش ہوجاوینگی مگر اللہ تعالیٰ کو جنکا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہین گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جاویگی **عقیدہ**[۴۰] پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہوجاوے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جاویگا اس سے پھر سارا عالم پیدا ہوجاویگا مرے زندہ ہوجاوینگے اور قیامت کے میدان مین سب اکٹھے ہونگے اور وہان کی تکلیفون سے گھبرا کر سب پیغمبرون کے پاس سفارش کرانے جاوینگے آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کرینگے ترازو کھڑی کیجاوے گی بھلے بُرے عمل تولے جاوینگے اُن کا حساب ہوگا بعضے بے حساب جنت مین جاوینگے نیکون کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین اور بدونکا بائین ہاتھ مین دیا جاویگا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اپنی اُمت کو حوض کوثر کا پانی پلاوینگے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا پل صراط پر چلنا ہوگا جو لوگ نیک ہین وہ اُس سے پار ہوکر بہشت مین پہونچ جائینگے جو بد ہین وہ اُسپر سے دوزخ مین گر پڑینگے **عقیدہ**[۴۱] دوزخ پیدا ہوچکی ہے اُسمین سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے دوزخیون مین سے جن مین ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ اپنے

اعما ن سزا بھگت کر پیغمبرون اور بزرگونکی سفارش سے نکل کر بہشت مین داخل ہونگے خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہون اور جو کافر اور مشرکین ہین وہ اُسمین ہمیشہ رہینگے اور اُنکو موت بھی نہ آئیگی عقیدہ ۴۲ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہی اور اُسمین طرح طرح کے چین اور نعمتین ہین بہشتیون کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہوگا اور وہ اُس مین ہمیشہ رہینگے نہ اُس سے نکلینگے اور نہ وہان مرینگے عقیدہ ۴۳ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے گناہ اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور اُسپر بالکل سزا نہ دے عقیدہ ۴۴ شرک اور کفر کا گناہ اللہ تعالی کبھی کسی کو معاف نہین کرتا اور اسکے سوا اور گناہ جسکو چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کر دیوے گا عقیدہ ۴۵ جن لوگون کا نام لیکر اللہ و رسول نے اُن کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے اُنکے سوا کسی اور کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہین لگا سکتے البتہ اچھی نشانیان دیکھکر اچھا گمان رکھنا اور اسکی رحمت سے اُمید رکھنا ضروری ہی عقیدہ ۴۶ بہشت مین سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہے جو بہشتیون کو نصیب ہوگا اُسکی لذت مین تمام نعمتین ہیچ معلوم ہونگی عقیدہ ۴۷ دنیا مین جاگتے ہوے ان آنکھون سے اللہ تعالے کو کسی نے نہین دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے عقیدہ ۴۸ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہی اُسی کے موافق اُسکو اچھا بُرا بدلہ ملتا ہے عقیدہ ۴۹ آدمی عمر بھر مین جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالی کے یہان مقبول ہے البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھلائی دینے لگین اُسوقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان -

فصل اسکے بعد مناسب معلوم ہوتا ہی کہ بعضے بُرے عقیدے اور بُری رسمین اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو اکثر ہوتے رہتے ہین جن سے ایمان مین نقصان آجاتا ہے بیان کر دیے جاوین تاکہ لوگ اُن سے بچتے رہین - انمین بعضے بالکل کفر و شرک ہین - بعضے قریب کفر و شرک کے اور بعضے بدعت اور گمراہی اور بعضے فقط گناہ غرض کہ سب سے بچنا ضروری ہی پھر جب ان چیزون کا بیان ہو چکیگا تو اُسکے بعد گناہون سے جو دنیا کا نقصان اور طاعت سے

جو دنیا کا نفع ہوتا ہے کچھ تھوڑا سا اسکو بیان کرینگے کیونکہ دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ
خیال کرتے ہین شاید اسی خیال سے کچھ نیک کام کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔

کفر اور شرک کی باتون کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتون کو اچھا جاننا۔ کسی دوسرے سے کفر کی بات کرانا۔ کسی وجہ سے
اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی
کے مرجانے پر رنج مین اِس قسم کی باتین کہنا خدا کو بس اِسی کا مارنا تھا۔ دنیا بھر مین
مارنیکے لئے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہیے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہین کرتا جیسا تونے کیا
خدا و رسول کے کسی حکم کو بُرا سمجھنا اُسمین عیب نکالنا کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا۔ اُنکو
عیب لگانا کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اُسکو ہر وقت ضرور
خبر رہتی ہے۔ نجومی۔ پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اُس سے غیب کی خبرین پوچھنا یا فال
کھلانا پھر اُسکو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھکر اُسکو یقینی سمجھنا۔ کسی کو دور سے
پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اُسکو خبر ہو گئی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادین مانگنا
روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا
یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منّت ماننا کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم
کے مقابلے مین کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی
طرح کھڑا رہنا۔ ثواب پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے
چھوڑ دینے کے لئے اُنکی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا بچے کے جینے کے لئے اُسکے نار
پوجنا۔ کسی کی دہائی دینا کسی جگہ کا کعبے کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچے کے
کان ناک چھیدنا۔ بالی اور بُلاق پہنانا کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا۔ یا گلے مین ناڑا ڈالنا
سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش حسین بخش عبد النبی وغیرہ نام رکھنا

کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام نام لگا کر اُسکا ادب کرنا۔ عالم کے کاروبار کو ستارونکی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بُری تاریخ اور دنکا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینہ یا تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے جپنا۔ یون کہنا کہ خدا اور رسولؐ چاہیگا تو فلانا کام ہو جاویگا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ تصویر رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کیلیے رکھنا اور اُسکی تعظیم کرنا

بدعتون اور بُری رسمون اور بُری باتونکا بیان

قبرون پر دھوم دھام سے میلا کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتون کا وہان جانا۔ چادرین ڈالنا۔ پختہ قبرین بنانا۔ بزرگون کے راضی کرنے کو قبرون کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبرون کی طرف نماز پڑہنا۔ مٹھائی حلوا گلگلے وغیرہ چڑہانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا۔ اُسپر حلوا مالیدہ چڑہانا۔ یا اُسکو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ محرم کے مہینے مین پان نہ کھانا۔ مہندی مسّی نہ لگانا۔ مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک مردون کو نہ کھانے دینا۔ تیجا چالیسوان وغیرہ کو ضروری سمجھکر کرنا۔ باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔ نکاح ختنہ بسم اللہ وغیرہ مین اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمین کرنا خصوصاً قرض دام کرکے ناچ رنگ وغیرہ کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمین کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھکر جھک جانا۔ دیور جیٹھ پھوپھی زاد خالہ زاد بھائی کے سامنے بے محابا آنا یا اور کسی نامحرم کے سامنے آنا۔ گگرا دریا سے گاتے بجاتے لانا۔ راگ باجا گانا سُننا ڈومنیون وغیرہ کو نچانا اور دیکھنا۔ اُسپر خوش ہو کر اُنکو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا کسی بزرگ سے منسوب ہونیکو نجات کے لئے کافی سمجھنا۔ کسی کے نسب مین کسر ہو اُسپر طعن کرنا پیشے کو ذلیل سمجھنا۔ حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا۔ شادیون مین فضول خرچی اور خرافات باتین کرنا۔ ہندوؤن کی رسمین کرنا۔ دولھا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا کنگنا سہرا باندھنا

مہندی لگانا۔ آتشبازی ٹٹیون وغیرہ کا سامان کرنا فضول آرایش کرنا۔ گھر کی اندر عورتون کے بیچ مین دولہا کو بلانا اور سامنے آجانا۔ تاک جھانک کر اُسکو دیکھ لینا سیانی سمجھدار سالیون وغیرہ کا سامنے آنا۔ اُنسے ہنسی دل لگی کرنا۔ چوتھی کھیلنا جس جگہ دولہا دلہن لیٹے ہون اُسکے گرد جمع ہو کر باتین سُننا۔ جھانکنا تاکنا۔ اگر کوئی بات معلوم ہو جاوے تو اسکو اورون سے کہنا۔ مانجھے بٹھلانا۔ اور ایسی شرم کرنا جس سے نمازین قضا ہو جاوین شیخی سے مہر زیادہ مقرر کرنا۔ غمی مین چلّا کر رونا منھ اور سینہ پیٹنا۔ بیان کرکے رونا استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا۔ جو جو کپڑے اُسکے بدن سے لگے ہون سب کا دھلوانا۔ برس روز تک یا کچھ کم و زیادہ اُس گھر مین اچار نہ پڑنا۔ کوئی خوشی کی تقریب نہ کرنا۔ مخصوص تاریخون مین پھر غم کا تازہ کرنا حد سے زیادہ زیب و زینت مین مشغول ہونا سادی وضع کو معیوب جاننا۔ مکان مین تصویرین لگانا۔ خاصدان عطردان سرمہ دانی سلائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال کرنا۔ بہت باریک کپڑا پہننا یا بجتا زیور پہننا ٹھنگا پہننا۔ مردون کے مجمع مین جانا خصوصًا تعزیہ دیکھنے اور میلون مین جانا۔ مردونکی وضع اختیار کرنا۔ بدن گودانا۔ خدائی رات کرنا۔ ٹوٹکہ کرنا۔ محض زیب و زینت کیلئے دیوار گیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے یا لوٹتے وقت غیر محرم کے گلے لگنا یا گلے لگانا۔ جینے کے لئے لڑکے کا کان یا ناک چھیدنا۔ لڑکے کو بالا یا بلاق پہنانا۔ ریشمی یا کسم یا زعفران کا رنگا کُرتا یا ہنسلی یا گھنگرو یا کوئی اور زیور پہنانا۔ کم رونے کے لئے افیون کھلانا کسی بیماری مین شیر کا دودھ یا اُسکا گوشت کھلانا اس قسم کی اور بہت سی باتین ہین بطور نمونہ کے اتنا بیان کر دیا گیا۔

بعضے بڑے بڑے گناہ جنسے بہت گناہ ہوتا ہے جنپر بہت سختی آئی ہے

خدا سے شرک کرنا۔ ناحق خون کرنا۔ وہ عورتین جنکی اولاد نہین ہوتی کسی کی گود میں سے زمین بعضے ایسے ٹوٹکے کرتی ہین کہ یہ بچہ مرجاوے اور ہماری اولاد ہو یہ بھی اسی خون مین داخل ہے ماں باپ کو ستانا۔ زنا کرنا۔ یتیمون کا مال کھانا جیسے اکثر عورتین خاوند کے تمام مال و جایداد پر

قبضہ کر کے چھوٹے بچّون کا حصہ اُڑاتی ہین لڑکیون کو حصہ میراث کا نہ دینا۔ کسی عورت کو
ذرہ سے شبہہ مین زنا کی تہمت لگانا۔ ظلم کرنا۔ کسی کو اُسکے پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ خدا
کی رحمت سے نا امید ہونا۔ وعدہ کر کے پورا نہ کرنا۔ امانت مین خیانت کرنا۔ خدا کا کوئی فرض
مثل نماز روزہ حج زکوٰۃ چھوڑ دینا۔ قرآن شریف پڑہکر بُھلا دینا۔ جھوٹ بولنا خصوصًا
جھوٹی قسم کھانا۔ خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھانا۔ یا اسطرح قسم کھانا مرتے وقت کلمہ
نہ نصیب ہو ایمان پر خاتمہ نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا۔ بلا عذر نماز قضا
کر دینا کسی مسلمان کو کافر یا بے ایمان یا خدا کی مار۔ خدا کی پھٹکار۔ خدا کا دشمن وغیرہ کہنا کسی کا
گلہ شکوہ سُننا۔ چوری کرنا۔ بیاج لینا۔ اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ مول چکا کر پیچھے
زبردستی سے کم دینا۔ غیر محرم کے پاس تنہائی مین بیٹھنا۔ جُوا کھیلنا۔ بعضی عورتین اور
لڑکیان بدبد کے کٹے یا اور کوئی کھیل کھیلتی ہین یہ بھی جوا ہے۔ کافرونکی رسمین
پسند کرنا کھانے کو بُرا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجا سُننا۔ قدرت ہونے پر نصیحت
نہ کرنا۔ کسی سے مسخرا پن کر کے بیحرمت اور شرمندہ کرنا۔ کسی کا عیب ڈھونڈنا

گناہون سے بعضے دنیا کے نقصانون کا بیان

علم سے محروم رہنا روزی کم ہو جانا۔ خدا کی یاد سے وحشت ہونا۔ آدمیونسے وحشت
ہو جانا۔ خاص کر نیک آدمیون سے۔ اکثر کامونمین مشکل پڑ جانا۔ دلمین صفائی نہ رہنا دلمین
اور بعضی دفعہ تمام بدن مین کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا۔ عمر گھٹ جانا۔ توبہ کی
توفیق نہونا۔ کچھ دنون مین گناہ کی بُرائی دلمین سے جاتی رہنا۔ اللہ کے نزدیک ذلیل ہو جانا
دوسری مخلوق کو اُسکا نقصان پہونچنا اور اسوجہ سے اُسپر لعنت کرنا۔ عقل مین فتور
ہو جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اُسپر لعنت ہونا۔ فرشتونکی دعا سے
محروم رہنا۔ پیداوار مین کمی ہونا۔ شرم اور غیرت کا جاتا رہنا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اُسکے

دل سے نکل جانا۔ نعمتون کا چھن جانا۔ بلاؤن کا ہجوم ہونا۔ اُسپر شیطانونکا مقرر ہوجانا
دل کا پریشان رہنا۔ مرتے وقت منھ سے کلمہ نکلنا۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اسوجہ سے بے توبہ مرجانا

عبادت سے بعضے دنیا کے فائدون کا بیان

روزی بڑھنا۔ طرح طرح کی برکت ہونا۔ تکلیف اور پریشانی دور ہوجانا۔ مرادونکے پورے ہونے مین آسانی ہونا۔ لطف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا۔ ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا مہربان اور مددگار رہنا۔ فرشتون کو حکم ہونا کہ انکا دل مضبوط رکھو۔ سچی عزت وآبرو ملنا۔ مرتبے بلند ہونا۔ سب کے دلون مین اُسکی محبت ہوجانا۔ قرآن کا اُسکے حق مین شفا ہونا۔ مال کا نقصان ہوجاوے تو اُس سے اچھا بدلہ ملجانا۔ دن بدن نعمت مین ترقی ہونا۔ مال بڑھنا۔ دل مین راحت اور تسلی رہنا۔ آیندہ نسل مین یہ نفع پہونچنا۔ زندگی مین غیبی بشارتین نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتونکا خوشخبری سنانا۔ مبارکباد دینا۔ عمر بڑھنا۔ افلاس اور فاقے سے بچا رہنا۔ تھوڑی چیز مین زیادہ برکت ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا۔

چند ضروری اصطلاحونکا بیان جنسے اس کتاب کے مسائل وغیرہ کے سمجھنے مین مدد ملے گی اور بہت سہولت اور آسانی ہوگی

واضح ہو کہ جو احکام الٰہی بندون کے افعال و اعمال کے متعلق ہین اُن سب کی آٹھ قسمین ہین اوّل فرض۔ دوسرے واجب تیسرے سنت چوتھے مستحب۔ پانچوین حرام۔ چھٹے مکروہ تحریمی۔ ساتوین مکروہ تنزیہی۔ آٹھوین مباح۔ (۱) فرض وہ ہے جو قطعی دلیل سے ثابت ہو اور اُسکا بغیر عذر کے چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جو اُسکا انکار کرے وہ کافر ہے پھر اسکی دو قسمین ہین۔ ایک فرض عین دوسرے فرض کفایہ۔ فرض عین وہ ہے جسکا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی اسکو بغیر

عذر کے چھوڑے وہ عذاب کا مستحق اور فاسق ہے جیسے پانچون وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ
فرض کفایہ وہ ہی جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہین بلکہ بعض لوگون کے ادا کرنیسے ادا ہو جائیگا
اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہون گے جیسے جنازے کی نماز وغیرہ۔ (۲) واجب
وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو۔ اسکا بلا عذر ترک کرنیوالا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے
بشرطیکہ بغیر کسی تاویل اور شبہے کے چھوڑے اور جو اسکا انکار کرے وہ بھی فاسق ہی مگر کافر
نہین (۳) سنت وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالی
عنہم نے کیا ہو اور اُسکی دو قسمین ہین سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ سنت مؤکدہ وہ ہے
جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی
عذر کے کبھی ترک کیا ہو لیکن ترک کرنیوالے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ کی ہو اسکا حکم بھی عمل
کے اعتبار سے واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنیوالا اور اسکی عادت کرنیوالا فاسق اور گنہگار
ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیگا ہان اگر کبھی چھوٹ جائے تو
مضائقہ نہین مگر واجب کے چھوڑنے مین بہ نسبت اسکے چھوڑنیکے گناہ زیادہ ہے سنت
غیر مؤکدہ وہ ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے کیا ہو اور
بغیر کسی عذر کے کبھی ترک بھی کیا ہو اسکا کرنے والا ثواب کا مستحق ہی اور چھوڑنیوالا عذاب کا
مستحق نہین اور اسکو سنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہین (۴) مستحب وہ ہی جسکو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہین بلکہ کبھی کبھی اسکا
کرنیوالا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنیوالے پر کسی قسم کا گناہ نہین اور اسکو فقہا کی اصطلاح مین
نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہین (۵) حرام وہ ہے جو قطعی دلیل سی ثابت ہو
اسکا منکر کافر ہے اور اسکا بے عذر چھوڑنیوالا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے (۶) مکروہ تحریمی
وہ ہے جو ظنی دلیل سی ثابت ہو اُسکا انکار کرنیوالا فاسق ہی جیسے واجب کا انکار کرنیوالا فاسق
ہی اور اسکا بغیر عذر کی ترک کرنیوالا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے (۷) مکروہ تنزیہی وہ ہی جسکے

نہ کرنے مین ثواب اور کرنے مین عذاب نہو گا (۸) مباح وہ ہے جسکے کرنے میں ثواب نہو اور نہ کرنے مین عذاب نہو

وضو کا بیان

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وضو کرتے وقت قبلے کی طرف منھ کرکے کسی اونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹین اُڑکر اوپر نہ پڑین اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹون تک ہاتھ دھووے پھر تین دفعہ کلّی کرے اور مسواک کرے اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف انگلی سے اپنے دانت صاف کرے کہ سب میل کچیل جاتا ہے اگر روزہ دار نہو تو غرغرہ کرکے اچھی طرح سارے منھ مین پانی پہونچاوے اور اگر روزہ دار ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق مین چلا جاوے پھر تین بار ناک مین پانی ڈالے اور بائین ہاتھ سے ناک صاف کرے لیکن جسکا روزہ ہو وہ جتنی دور تک نرم نرم گوشت ہے اُس سے اوپر پانی نہ لیجاوے۔ پھر تین دفعہ منھ دھووے سر کے بالون سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور اِس کان کی لَو سے اُس کان کی لو تک سب جگہ پانی بہ جاوے دونون ابرون کے نیچے بھی پانی پہونچ جاوے کہین سوکھا نہ رہے پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھووے پھر بایان ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھووے اور ایک ہاتھ کی انگلیونکو دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈالکر خلال کرے اور انگوٹھی چھلّہ چوڑی جو کچھ ہاتھ مین پہنے ہو ہلا لیوے کہ کہین سوکھا نہ رہ جاوے۔ پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے پھر کان کا مسح کرے اندر کی طرف کا کلمے کی انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کا انگوٹھون سے مسح کرے پھر انگلیون کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے۔ لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بُرا اور منع ہے کان مسح کے لیے نئے پانی لینے کی ضرورت نہین ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ مین لگا ہے وہی کافی ہے اور تین بار داہنا پانون ٹخنے سمیت دھووے پھر بایان پانون ٹخنے سمیت تین دفعہ دھووے اور بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیونکا خلال کرے پیر کی

داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔ یہ وضو کرنیکا طریقہ ہے لیکن اسمین بعضی چیزین ایسی ہین کہ اگر اسمین سے ایک بھی چھوٹ جاوے یا کچھ کمی رہجاوے تو وضو نہین ہوتا جنسے پہلے بے وضو تھی اب بھی بے وضو رہے گی ایسی چیزون کو فرض کہتے ہین، اور بعضی باتین ایسی ہین کہ اُنکے چھوٹ جانیسے وضو تو ہوجاتا ہی لیکن اُنکے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت مین اُنکے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے اگر کوئی اکثر چھوڑدیا کرے تو گناہ ہوتا ہے ایسی چیزون کو سنّت کہتے ہیں اور بعضی چیزین ایسی ہین کہ کرنیسے ثواب ہوتا ہی اور نہ کرنیسے کچھ گناہ نہین ہوتا اور شرع مین اُنکے کرنے کی تاکید بھی نہین ہی ایسی باتون کو مستحب کہتے ہین مسئلہ وضو مین فرض فقط چار چیزین ہیں ایک مرتبہ سارا مُنھ دہونا ایک ایک دفعہ کہنیون سمیت دونون ہاتھ دھونا ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا ایک مرتبہ ٹخنون سمیت دونون پانون دہونا۔ بس فرض اتنا ہی ہے اسمین سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جاوے یا کوئی جگہ بال برابر بھی سُوکھی رہجاوے تو وضو نہوگا مسئلہ پہلے گٹون تک دونون ہاتھ دہونا اور بسم اللہ کہنا اور کُلّی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا مسواک کرنا سارے سر کا مسح کرنا۔ ہر عضو کو تین تین بار دہونا۔ کانون کا مسح کرنا۔ ہاتھ اور پیرونکی انگلیونکا خلال کرنا۔ یہ سب باتین سنت ہین اور اُسکے سوا جو اور باتین ہین وہ مستحب ہین مسئلہ جب چار عضو جنکا دھونا فرض ہی دُھل جاوینگے تو وضو ہوجاوگا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہالیوے اور وضو نہ کرے یا حوض مین گر پڑے یا پانی برستے مین باہر کھڑی ہوجاوے اور وضو کے یہ اعضا دُھل جاوین تو وضو ہوجاویگا لیکن ثواب وضو کا نہ ملے گا مسئلہ سنت یہی ہے کہ اُسی طرح سے وضو کرے جسطرح ہمنے اوپر بیان کیا ہی اور اگر کوئی اُلٹا وضو کرے کہ پہلے پانون دہو ڈالے پھر مسح کرے پھر دونون ہاتھ دہووے پھر مُنھ دہووے یا اور کسیطرح اُلٹ پلٹ کے وضو کرے تو بھی وضو ہوجاتا ہے لیکن سنّت کی موافق وضو نہین ہوتا اور گناہ کا خوف ہے مسئلہ اسی طرح اگر بایان ہاتھ

بایان پاؤن پہلے دہویا تب بھی وضو ہوگیا لیکن مستحب کے خلاف ہے **مسئلہ** ایک عضو کو دھوکر دوسرے عضو کے دھونے مین اتنی دیر نہ لگاوے کہ پہلا عضو سوکھ جاوے بلکہ اُس کے سوکھنے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے اگر پہلا عضو سوکھ گیا تب دوسرا عضو دھویا تب وضو تو ہو جاوے گا لیکن یہ بات سنت کی خلاف ہے **مسئلہ** عضو کے دھوتے وقت یہ بھی سنت ہے کہ اُسپر ہاتھ بھی پھیرلیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے سب جگہ پانی پہونچ جاوے **مسئلہ** وقت آنیسے پہلے ہی وضو نماز کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے **مسئلہ** جبتک کوئی مجبوری ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے کسی اور سے پانی نہ ڈلواوے اور وضو کرتے مین دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے بلکہ ہر عضو کے دہوتے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور پانی کتنا ہی فراغت کا کیون نہ ہو چاہے دریا کے کنارے پر ہو لیکن تب بھی پانی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی مین بہت کمی کرے کہ اچھی طرح دہونے مین دقت ہو۔ نہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دہووے اور مُنھ دہوتے وقت پانی کا چھینٹا زور سے منھ پر مارے نہ پھونکار مارکے چھینٹین اڑاوے۔ اور اپنی منھ اور آنکھون کو بہت زور سے نہ بند کرے کہ یہ سب باتین مکروہ اور منع ہین۔ اگر آنکھہ یا مُنھ زور سے بند کیا اور پلک یا ہونٹھ پر کچھ سوکھا رہ گیا یا آنکھہ کے کوئے مین پانی نہین پہونچا تو وضو نہین ہوا **مسئلہ** انگوٹھی چھلے چوڑی کنگن وغیرہ اگر ڈھیلے ہون کہ بے ہلائے بھی اُنکے نیچے پانی پہونچ جاوے تب بھی اُنکا ہلا لینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہون کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہونچنے کا گمان ہو تو اُن کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہونچا دینا ضروری اور واجب ہے نتھ کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر سوراخ ڈھیلا ہے اسوقت تو ہلانا مستحب ہے اور جب تنگ ہو کہ بے پھرائے اور ہلائے پانی نہ پہونچے گا تو منھ دہوتے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر پہونچانا واجب ہے **مسئلہ** اگر کسی کے ناخن مین آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اُسکے نیچے پانی نہین پہونچا تو وضو نہین ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہونچانیسے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اُسکو

ٹوٹا دے اور پھر سے پڑھے مسئلہ ۱۲ کسی کے ماتھے پر افشان چنی ہو اور اوپر سے پانی بہا لیوے کہ افشان نہ چھوٹنے پاوے تو وضو نہیں ہوتا۔ ماتھے کا سب گوند چھڑا کر منھ دھونا چاہیے مسئلہ ۱۳ جب وضو کر چکے تو سورۂ انا انزلنا اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ مسئلہ ۱۴ جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اس نماز کو جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے تحیۃ الوضو کہتے ہیں حدیث شریف میں اسکا بڑا ثواب آیا ہے مسئلہ ۱۵ اگر ایک وقت وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آگیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں ہے، تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر تازہ وضو کرے تو بہت ثواب ملتا ہے مسئلہ ۱۶ جب ایک دفعہ وضو کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کر لے اسوقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے۔ تو اگر نہاتے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہیے بغیر اسکے ٹوٹے دوسرا وضو نہ کرے ہاں اگر کم سے کم دو ہی رکعت نماز اس وضو سے پڑھ چکی ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے مسئلہ ۱۷ کسی کے ہاتھ یا پاؤں پھٹ گئے اور اسمیں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی اور اسکے نکالنے سے ضرر ہوگا تو اگر اسکو بدون نکالے اوپر ہی اوپر پانی بہا دیا تو درست ہے مسئلہ ۱۸ وضو کرتے وقت ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہونچا اور جب پورا وضو ہو چکا تب معلوم ہوا کہ فلانی جگہ سوکھی ہے تو وہاں پر فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہانا چاہیے مسئلہ ۱۹ اگر ہاتھ پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی اور ایسی بیماری ہے کہ اسپر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے وضو کرتے وقت صرف بھیگا ہاتھ پھیر لیوے اسکو مسح کہتے ہیں اور اگر یہ بھی نقصان کرے تو ہاتھ بھی نہ پھیرے اتنی جگہ چھوڑ دے مسئلہ ۲۰ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھولکر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی کھولکر

زخم پر مسح کرنا چاہیے مسئلہ اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھولکر زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کرلیوے جہاں زخم ہی وہاں بھی اور جہان زخم نہیں ہے وہان بھی مسئلہ ہڈی کے ٹوٹ جانیکے وقت بانس کی کھپاچین رکھکر ٹکٹھی بناکر باندہتی ہین اُسکا بھی یہی حکم ہی کہ جبتک ٹکٹھی نہ کھول سکے ٹکٹھی کے اوپر ہاتھ پھیر لیا کرے اور فصد کی پٹی کا بھی یہی حکم ہی کہ اگر زخم کے اوپر مسح نہ کرسکے تو پٹی کھولکر کپڑے کی گدّی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے باندھنے والا نہ ملے تو پٹی ہی پر مسح کرے مسئلہ ٹکٹھی اور پٹی وغیرہ مین بہتر تو یہ ہے کہ ساری ٹکٹھی پر مسح کرے اور اگر ساری پر نہ کرے بلکہ آدہی سی زائد پر کرے تو بھی جائز ہے۔ اگر فقط آدہی یا آدہی سی کم پر کری تو جائز نہین ہی مسئلہ اگر ٹکٹھی یا پٹی کھلکر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہین ہوا تو پھر باندھ لیوے اور وہی پہلا مسح باقی ہی پھر مسح کرنے کی ضرورت نہین ہے اور اگر زخم اچھا ہوگیا ہی کہ اب باندہنے کی ضرورت نہین ہی تو مسح ٹوٹ گیا اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑہی سارا وضو دہرانا ضروری نہین ہے

وضو کی توڑنے والی چیزون کا بیان

مسئلہ پاخانہ پیشاب اور ہوا جو پیچھے سی نکلے اُس سے وضو ٹوٹ جاتا ہی البتہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ کبھی بیماری سے ایسا ہو جاتا ہی تو اُس سے وضو نہین ٹوٹتا اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کیڑا جیسے کینچوا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر کسی کے کوئی زخم ہوا اُس مین سے کیڑا نکلے یا کان سی نکلا یا زخم مین سے کچھ گوشت کٹکے گر پڑا اور خون نہین نکلا تو اس سے وضو نہین ٹوٹا مسئلہ اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر مین اور کہین سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو جاتا رہا البتہ اگر زخم کے منھ ہی پر رہے زخم کے منھ سی آگے نہ بڑہی تو وضو نہین گیا۔ تو اگر کسی کے سوئی چبھ گئی اور خون نکل آیا لیکن بہا نہین تو وضو نہین ٹوٹا اور جو ذرہ بھی بہ پڑا ہو

تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر کسی نے ناک جھاڑی اور اسمین سے جمے ہوئے خون کی پھٹکیان نکلین تو وضو نہین گیا۔ وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہ پڑے سو اگر کسی نے اپنی ناک مین انگلی ڈالی پھر جب اسکو نکالا تو انگلی مین خون کا دھبا معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی مین تو ذرہ سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہین تو اس سے وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ ٹوٹ گیا یا خود اسنے توڑ دیا اور اسکا پانی بہکر آنکھ مین تو پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہین نکلا تو اسکا وضو نہین ٹوٹا اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل پڑا تو وضو ٹوٹ گیا اسی طرح اگر کان کے اندر دانہ ہو اور ٹوٹ جاوے تو جب تک خون پیپ سوراخ کے اندر اسجگہ تک ہے جہان پانی پہونچانا غسل کرتے وقت فرض نہین ہے تب تک وضو نہین جاتا اور جب ایسی جگہ پر آجاوے جہان پانی پہونچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جاویگا مسئلہ کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اسکے نیچے خون یا پیپ دکھائی دینے لگا لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھیرا ہی کسی طرف نکل کر بہا نہین تو وضو نہین ٹوٹا اور جو بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ کسی کے پھوڑے مین بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جبتک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکلکر بدن پر نہ آوے اسوقتک وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ اگر پھوڑے پھنسی کا خون آپ سے نہین نکلا بلکہ اسنے دبا کے نکالا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جاویگا مسئلہ کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا اس نے اسپر مٹی ڈالدی یا کپڑے سے پونچھ لیا پھر ذرہ سا نکلا پھر اسنے پونچھ ڈالا اسیطرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل مین سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ بہتا وضو نہ ٹوٹیگا مسئلہ کسی کے تھوک مین خون معلوم ہوا تو اگر تھوک مین خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سفیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہین گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر دانت سے کوئی چیز کاٹی اور اس چیز پر خون کا دھبا معلوم ہوا یا دانت مین

خلال کیا اور خلال مین خون کی سرخی دکھائی دی لیکن تھوک مین بالکل خون کا رنگ
معلوم نہین ہوتا تو وضو نہین ٹوٹا مسئلہ کسی نے جونک لگائی اور جونک مین اتنا خون
بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ
بہت کم پیا ہو تو وضو نہین ٹوٹا۔ اور اگر مچھر یا مکھی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہین ٹوٹا
مسئلہ کسی کے کان مین درد ہوتا ہی اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہی نجس ہے
اگرچہ کچھ پھوڑا یا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو پس اسکے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاویگا جب کان کی سوراخ سے
نکل کر اسجگہ تک آجاوے جسکا دھونا غسل کرتے وقت فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی
نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاویگا۔ ایسے ہی اگر آنکھین اٹھی ہون
اور کھٹکتی ہون تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر آنکھین نہ آئی ہون
نہ اسمین کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہین ٹوٹتا مسئلہ اگر چھاتی سے پانی نکلتا ہے
اور درد بھی ہوتا ہی تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو جاتا رہیگا اور اگر درد نہین ہے تو نجس نہین ہی اور
اس سے وضو بھی نہ ٹوٹیگا مسئلہ اگر قے ہوئی اور اسمین کھانا یا پانی یا پت گرے تو اگر بھر منھ قے ہوئی
ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔ اور اگر بھر منھ قے نہین ہوئی تو وضو نہین ٹوٹا۔ اور بھر منھ ہونیکا یہ مطلب ہے
کہ مشکل سے منھ مین رکے۔ اور اگر قے مین نرا بلغم گرا تو وضو نہین گیا چاہے جتنا ہو بھر منھ ہو چاہے نہو
سب کا ایک حکم ہے۔ اور اگر قے مین خون گرے تو اگر پتلا اور بہتا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جاویگا چاہے
کم ہو چاہے زیادہ بھر منھ ہو یا نہ ہو اور اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے گرے اور بھر منھ ہو تو وضو
ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جاویگا مسئلہ اگر تھوڑی تھوڑی کرکے کئی دفعہ قے ہوئی
لیکن سب ملا کر اتنی ہی کہ اگر ایک دفعہ مین گرتی تو بھر منھ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی
رہی اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر ایک ہی متلی برابر نہین رہی
بلکہ پہلی دفعہ کی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سی قے ہوگئی
پھر جب یہ متلی جاتی رہی تو تیسری دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہین ٹوٹا مسئلہ

لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا۔ اور اگر نماز مین بیٹھے بیٹھے یا کھڑی کھڑی سو جاوے تو وضو نہین گیا۔ اور اگر سجدے مین سو جاوے تو وضو ٹوٹ جاویگا۔ **مسئلہ** اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سو وے اور اپنا چوتڑ ایڑی سے دبا لیوے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک بھی لگاوے تو وضو نہین ٹوٹتا **مسئلہ** بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گرتے ہی فوراً آنکھ کھل گئی ہو تو وضو نہین گیا اور جو گر نیکے ذرہ بعد آنکھ کھلی ہو تو وضو جاتا رہا اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہین تب بھی وضو نہین گیا **مسئلہ** اگر بیہوشی ہو گئی یا جنون سے عقل جاتی رہی تو وضو جاتا رہا چاہے بیہوشی اور جنون تھوڑی ہی دیر رہا ہو۔ ایسے ہی اگر تمباکو وغیرہ کوئی نشے کی چیز کھالی اور اتنا نشہ ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہین جاتا اور قدم ادہر ادہر بہکتا اور ڈگمگاتا ہے تو بھی وضو جاتا رہا **مسئلہ** اگر نماز مین اتنے زور سے ہنسی نکل گئی کہ اسنے آپ بھی اپنی اواز سن لی اور اسکے پاس اگر کوئی ہو وہ بھی سن لے اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی۔ اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دے مگر پاس والے نہ سن سکین اس سے نماز ٹوٹ جاویگی وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر ہنسی مین فقط دانت کھل گئے آواز بالکل نہین نکلی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز گئی۔ البتہ اگر چھوٹی لڑکی جو ابھی جوان نہوئی ہو زور سے نماز مین ہنسے یا سجدۂ تلاوت مین بڑی عورت کو ہنسی آوے تو وضو نہین جاتا ہان وہ سجدہ اور وہ نماز جاتی رہے گی جسمین ہنسی آئی **مسئلہ** مرد کے ہاتھ لگانیسے یا یون ہی خیال کرنیسے اگر آگے کی راہ سے پانی آجاوے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اس پانی کو جو جوش کے وقت نکلتا ہے مذی کہتے ہین **مسئلہ** بیماری کی وجہ سے رینٹ کی طرح لس دار پانی آگے کی طرف سے آتا ہو تو احتیاط اس کہنے مین ہے کہ وہ پانی نجس اور اسکے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے **مسئلہ** پیشاب یا مذی کا قطرہ سوراخ سے باہر نکل آیا لیکن ابھی اسی کھال کے اندر ہی جو اوپر ہوتی ہے تب بھی وضو ٹوٹ گیا۔ وضو ٹوٹنے کے لیے کھال سے باہر نکلنا ضروری نہین ہے **مسئلہ** مرد کے پیشاب کے مقام سے جب عورت کے پیشاب کا مقام ملجاوے اور کچھہ کپڑا وغیرہ بیچ مین

اڑے ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ایسی ہی اگر دو عورتین اپنی اپنی پیشگاہ ملاوین تب بھی وضو ٹوٹ
جاتا ہے دونوں صورتوںمین چاہے کچھ نکلے یا نہ نکلے ایک ہی حکم ہے مسئلہ وضو کے بعد ناخن
کٹائے یا زخم کے اوپر کی مردار کھال نوچ ڈالی تو وضو مین کوئی نقصان نہین آیا نہ تو وضو کی دہرانے
کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ کی پھر تر کر لینے کا حکم ہے مسئلہ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا
ستر کھل گیا یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی ننگے وضو کیا تو اسکا وضو درست ہے پھر وضو
دہرانے کی ضرورت نہین ہے البتہ بدون ناچاری کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھانا
گناہ کی بات ہے مسئلہ جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ چیز نجس ہوتی ہے اور
جس سے وضو نہین ٹوٹتا وہ نجس بھی نہین تو اگر ذرہ سا خون نکلا کہ زخم کے منھ سے بہا نہین یا ذرہ سی
قے ہوئی بھر منھ نہین ہوئی تو یہ خون اور قے نجس نہین ہے اگر کپڑے یا بدن مین لگ جاوے تو اسکا
دھونا واجب نہین۔ اور اگر بھر منھ قے ہوئی اور خون زخم سے بہ گیا تو وہ نجس ہے اسکا دھونا
واجب ہے۔ اور اگر اتنی قے کر کے کٹورے یا لوٹے کو منھ لگا کر کلی کے واسطے پانی لیا تو وہ برتن
ناپاک ہو جاویگا اسلیے چلو سے پانی لینا چاہیے مسئلہ چھوٹا لڑکا یا جو دودھ ڈالتا ہے
اسکا بھی یہی حکم ہے کہ اگر بھر منھ ہو تو نجس نہین ہے اور جب بھر منھ ہو تو نجس ہے اگر بے اسکے
دھوئے نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہو گی مسئلہ اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اسکے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح
یاد نہین کہ ٹوٹا ہے یا نہین ٹوٹا تو اسکا وضو باقی سمجھا جاویگا اسی سے نماز درست ہے لیکن
پھر وضو کر لینا بہتر ہے مسئلہ جسکو وضو کرنے مین شک ہوا کہ فلانا عضو دھویا یا نہین
تو وہ عضو پھر دھو لینا چاہیے اور اگر وضو کر چکنے کے بعد شک ہوا تو کچھ پرواہ نہ کرے وضو
ہو گیا البتہ اگر یقین ہو جاوے کہ فلانی بات رہ گئی ہے تو اسکو کر لیوے مسئلہ بے وضو
قرآن مجید کا چھونا درست نہین ہے اور زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے
اسکو دیکھ کے پڑھا لیکن ہاتھ نہین لگایا یہ بھی درست ہے اسی طرح بے وضو ایسے تعویذ کا
ایسی طشتری کا چھونا بھی درست نہین ہے جس مین قرآن کی آیت لکھی ہو خوب یاد رکھو

غسل کا بیان

مسئلہ غسل کرنیوالی کو چاہیے کہ پہلے گٹے تک دونون ہاتھ دہووے پھر استنجے کی جگہ دہووے ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال مین ان دونون کو پہلے دہونا چاہیے۔ پھر جہان جہان بدنپر نجاست لگی ہو پاک کرے۔ پھر وضو کرے۔ اگر کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتی ہو تو وضو کرتے وقت پیر بھی دہولیوے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر بھر جاوینگے اور غسل کے بعد پھر دہونے پڑینگے تو سارا وضو کری مگر پیر نہ دہووے پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندہے پر پھر تین بار بائین کندہے پر پانی ڈالے ایسی طرح کہ سارے بدنپر پانی بہ جاوے پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ مین آوے اور پیر دہووے۔ اور اگر وضو کے وقت پیر دہولیے ہون تو اب دہونے کی حاجت نہین مسئلہ پہلے سارے بدنپر اچھی طرح ہاتھ پھیر لیوے تب پانی بہاوے تاکہ سب جگہ اچھی طرح پانی پہونچ جاوے کہین سوکھا نہ رہے مسئلہ غسل کا یہ طریقہ جو ہمنے ابھی بیان کیا سنت کے موافق ہے اسمین سے بعض چیزین فرض ہین کہ بے انکے غسل درست نہین ہوتا آدمی ناپاک رہتا ہے اور بعضی چیزین سنت ہین انکے کرنیسے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی غسل ہوجاتا ہے۔ فرض فقط تین چیزین ہین۔ اسطرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہونچ جاوے۔ ناک مین پانی ڈالنا جہانتک ناک نرم ہے۔ سارے بدن پر پانی پہونچانا مسئلہ غسل کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے اور پانی بہت زیادہ نہ پھینکے اور نہ بہت کم لیوے کہ اچھی طرح غسل نہ کرسکے اور ایسی جگہ غسل کری کہ اسکو کوئی نہ دیکھے۔ اور غسل کرتے وقت باتین نہ کرے اور غسل کے بعد کسی کپڑےسے اپنا بدن پونچھ ڈالے۔ اور بدن ڈھکنے مین بہت جلدی کری یہان تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دہوئے ہون تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونون پیر دہووے۔ مسئلہ اگر تنہائی کی جگہ ہو جہان کوئی نہ دیکھ پاوے تو ننگے ہوکر نہانا بھی درست ہے چاہے کھڑے ہوکر نہاوے یا بیٹھ کر

اور چاہے غسل خانہ کی چھت پٹی ہو یا نہ پٹی ہو لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کیونکہ اسمین پردہ
زیادہ ہے اور ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک دوسری عورت کے سامنے بھی بدن کھولنا گناہ ہے
اکثر عورتین دوسری کے سامنے بالکل ننگی ہو کر نہاتی ہین بڑی بُری اور بے غیرتی کی بات ہے مسئلہ جب
سارے بدن پر پانی پڑجاوے اور کُلّی کرلے اور ناک مین پانی ڈال لے تو غسل ہو جاویگا چاہے
غسل کرنیکا ارادہ ہو چاہے نہو - تو اگر پانی برستے مین ٹھنڈے ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی
یا حوض وغیرہ مین گر پڑی اور سب بدن بھیگ گیا اور کُلّی بھی کرلی اور ناک مین پانی ڈال لیا
تو غسل ہو گیا - اسیطرح غسل کرتے وقت کلمہ پڑہنا یا پڑھکر پانی پر دم کرنا بھی ضروری نہین
چاہے کلمہ پڑہے یا نہ پڑہے ہر حال مین آدمی پاک ہو جاتا ہے بلکہ نہاتے وقت کلمہ یا اور کوئی
دعا نہ پڑہنا بہتر ہے اُسوقت کچھ نہ پڑہے مسئلہ اگر بدن بھر مین بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی
رہ جاویگی تو غسل نہوگا - اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کُلّی کرنا بھول گئی یا ناک مین
پانی نہین ڈالا تو بھی غسل نہ ہوا مسئلہ اگر غسل کے بعد یاد آوے کہ فلانی جگہ رہ گئی تھی
تو پھر نہانا واجب نہین بلکہ جہان سوکھا رہ گیا تھا اُسی کو دہولیوے لیکن فقط ہاتھ
پھیر لینا کافی نہین ہے بلکہ تھوڑا پانی لیکر اُسجگہ بہانا چاہیے - اور اگر کُلّی کرنا بھول
گئی ہو تو اب کُلّی کرلے - اگر ناک مین پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے - غرضکہ جو چیز
گئی ہو اب اُسکو کرلے نئے سر سے غسل کرنیکی ضرورت نہین ہے مسئلہ اگر کسی بیماری
وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور سر چھوڑ کر سارا بدن دہولیوے تب بھی
غسل درست ہو گیا لیکن جب اچھی ہو جاوے تو اب سر دہو ڈالے پھر سے نہانیکی ضرورت
نہین ہے مسئلہ پیشاب کی جگہ آگے کی کھال کے اندر پانی پہونچانا غسل مین فرض ہے
اگر پانی نہ پہونچے گا تو غسل نہوگا مسئلہ اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہون تو سب
بال بھگونا اور ساری جڑون مین پانی پہونچانا فرض ہے ایک بال بھی سوکھا رہگیا یا ایک بال کی جڑ
مین پانی نہین پہونچا تو غسل نہ ہوگا اور اگر بال گندھے ہون تو بالونکا بھگونا معاف

مسئلہ اگر ختنہ نہوا ہو تو مرد کو بھی یہی حکم ہے کہ کھال کے اندر پانی ڈالنا فرض ہے ۱۲ منہ

مسئلہ یہ حکم فقط عورتون کیلئے ہے اور اگر مرد کے بال عورتون کی طرح بڑے بڑے ہون اور چوٹی گندھی ہو تو مرد کو معاف نہین بلکہ کھولکر سارے بال بھگونا فرض ہے ۱۲ منہ

ہے البتہ سب جڑون مین پانی پہونچانا فرض ہے ایک جڑ بھی سوکھی نہ رہنے پاوے۔ اور اگر بے
کھولے سب جڑون مین پانی پہونچ سکے تو کھول ڈالے اور بالونکو بھی بھگووے مسئلہ ۱۳ نتھ
اور بالیون اور انگوٹھی چھلون کو خوب ہلا لیوے کہ پانی سوراخون مین پہونچ جاوے اور اگر بالیان
نہ پہنے ہو تب بھی قصد کرکے سوراخون مین پانی ڈال لے ایسا نہو کہ پانی نہ پہونچے اور غسل
صحیح نہ ہو البتہ اگر انگوٹھی چھلے ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہونچ جاوے تو ہلانا واجب
نہین لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے مسئلہ ۱۴ اگر ناخن مین آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے
نیچے پانی نہین پہونچا تو غسل نہین ہوا جب یاد آوے اور آٹا دیکھے تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے
اور اگر پانی پہونچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اسکو لوٹاوے مسئلہ ۱۵ اگر ہاتھ پیر پھٹ
گئے اور اُس مین موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی ہے اسکے اوپر سے پانی بہا لینا
درست ہے مسئلہ ۱۶ کان اور ناف مین بھی خیال کرکے پانی پہونچانا چاہیئے پانی نہ پہونچے
گا تو غسل نہ ہوگا مسئلہ ۱۷ اگر نہاتے وقت کلی نہین کی لیکن خوب منھ بھر کے پانی پی
لیا کہ سارے منھ مین پانی پہونچ گیا تو بھی غسل ہوگیا کیونکہ مطلب تو سارے منھ مین پانی
پہونچ جانے سے ہے کلی کرے یا نہ کرے البتہ اگر ایسی طرح پانی پیوے کہ سارے منھ بھر مین
پانی نہ پہونچے تو یہ پینا کافی نہین ہے کلی کر لینا چاہیے مسئلہ ۱۸ اگر بالون مین یا ہاتھ
پیرون مین تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح ٹھہرتا نہین ہے بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا
جاتا ہے تو اُسکا کچھ حرج نہین جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا غسل ہوگیا
مسئلہ ۱۹ اگر دانتون کے بیچ مین ڈلی کا ذرا پھنس گیا ہے تو اسکو خلال سے نکال ڈالے
اگر اسکی وجہ سے دانتون کے بیچ مین پانی نہ پہونچے گا تو غسل نہ ہوگا مسئلہ ۲۰ ماتھے پر
افشان چنی ہے یا بالون مین اتنا گوند لگا ہے کہ بال اچھی طرح نہ بھیگین گے تو گوند خوب
چھڑا ڈالے اور افشان دھو ڈالے اگر گوند کے نیچے پانی نہ پہونچے اوپر ہی اوپر سے بہا دیگا
تو غسل نہوگا مسئلہ ۲۱ اگر مسی کی دھڑی جمائی ہو تو اسکو چھڑا کر کلی کرے نہین تو غسل نہوگا

مسئلہ کسی کی آنکھیں دُکھتی ہیں اسلیے اُسکی آنکھوں سے کیچڑ بہت نکلا اور ایسا سوکھ گیا کہ اُسکو نہ چھڑادیگی تو اُسکے نیچے آنکھہ کے کوے پر پانی نہ پہونچیگا تو اسکا چھڑادینا واجب ہے بے اُسکے چھڑائے نہ وضو درست ہے نہ غسل۔

جن چیزون سے غسل واجب ہوتا ہے اُنکا بیان

مسئلہ سوتے یا جاگتے مین جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آوے تو غسل واجب ہو جاتا ہی چاہے مرد کے ہاتھ لگانیسے نکلے یا فقط خیال اور دھیان کرنیسے نکلے یا اور کسی طرح نکلے ہر حال مین غسل واجب ہے مسئلہ اگر آنکھہ کھلی اور کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی تب بھی غسل کرنا واجب ہے چاہے سوتے مین کوئی خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو تنبیہ جوانی کے جوش کیوقت اول اول جو پانی نکلتا ہے اور اُسکے نکلنے سے جوش زیادہ ہو جاتا ہے کم نہین ہوتا اُسکو مذی کہتے ہین اور خوب مزہ آکر جب جی بھر جاتا ہی اسوقت جو نکلتا ہے اُسکو منی کہتے ہین اور پہچان دونون کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہین ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہی اور مذی پتلی ہوتی ہی اور منی گاڑہی ہوتی ہے سو فقط مذی نکلنے سی غسل واجب نہین ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے مسئلہ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جاوے اور چھپ جاوے تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے مرد کی سپاری آگے کی راہ مین گئی ہو تو بھی غسل واجب ہے چاہے کچھ بھی نکلا ہو اور اگر پیچھے کی راہ مین گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے لیکن پیچھے کی راہ مین کرنا اور کرانا بڑا گناہ ہی مسئلہ جو خون ہر مہینے مین آگے کی راہ سے آیا کرتا ہی اُسکو حیض کہتے ہین جب یہ خون بند ہو جاوے تو غسل کرنا واجب ہے اور جو خون لڑکا ہونیکے بعد آتا ہی اُسکو نفاس کہتے ہین اسکے بند ہونے پر بھی غسل کرنا واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ چار چیزون سے غسل واجب ہوتا ہے۔ جوش کے

ساتھ منی نکلنا - مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا حیض اور نفاس کے خون کا بند ہونا مسئلہ چھوٹی لڑکی سے کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اُسپر غسل واجب نہیں ہے لیکن عادت ڈالنے کے لئے اُس سے غسل کرانا چاہیے مسئلہ سوتے مین مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنیکا خواب دیکھا اور مزہ بھی آیا لیکن آنکھ کھلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی ہے تو اُسپر غسل واجب نہیں ہے البتہ اگر منی نکل آئی ہو تو غسل واجب ہے اور اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگا معلوم ہو لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ مذی ہے منی نہیں ہے تب بھی غسل کرنا واجب ہے مسئلہ اگر تھوڑی سی منی نکلی اور غسل کر لیا پھر نہانیکے بعد اور منی نکل آئی تو پھر نہانا واجب ہے - اور اگر نہانیکے بعد شوہر کی منی نکلی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہو گیا پھر نہانا واجب نہین مسئلہ بیماری کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے آپ ہی آپ منی نکل آئی مگر جوش اور خواہش بالکل نہین تھی تو غسل واجب نہین البتہ وضو ٹوٹ جاویگا مسئلہ میان بی بی دونون ایک پلنگ پر سو رہے تھے جب اُٹھے تو چادر پر منی کا دہبہ دیکھا اور سوتے مین خواب کا دیکھنا نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو دونون نہالیوین احتیاط اسی مین ہے کیونکہ معلوم نہین یہ کسکی منی ہے مسئلہ جو کوئی مردے کو نہلادے تو نہلانیکے بعد غسل کر لینا مستحب ہے مسئلہ جسپر نہانا واجب ہے وہ اگر نہانیکے پہلے کچھ کھانا یا پینا چاہے تو پہلے اپنے ہاتھ اور مُنھ دہولیوے اور کُلّی کر لے تب کھائے پیئے اور اگر بے ہاتھ مُنھ دہوئے کھا پی لیوے تب بھی کوئی گناہ نہین ہے مسئلہ جب کوئی کافر مسلمان ہووے تو اُسکو غسل کر لینا مستحب ہے مسئلہ جنکو نہانے کی ضرورت ہے اُنکو کلام مجید کا چھونا اور اُسکا پڑہنا اور مسجد مین جانا جائز نہین ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا اور درود شریف پڑہنا جائز ہے - اور اس قسم کے مسئلون کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ حیض کے باب مین اچھی طرح سے بیان کرینگے وہان دیکھ لینا چاہیے مسئلہ تفسیر کی کتابونکو بے نہائے اور بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ دار قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے

کس پانی سے وضو کرنا اور نہانا درست ہے اور کس پانی سے درست نہین

مسئلہ آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے اور کنوین اور تالاب اور دریاؤن
کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے چاہے میٹھا پانی ہو یا کھاری ہو مسئلہ
کسی پھل یا درخت یا پتّون سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو کرنا درست نہین
اسی طرح جو پانی تربوز سے نکلتا ہے اُس سے اور گنّے وغیرہ کے رس سے وضو غسل درست
نہین ہے مسئلہ جس پانی مین کوئی اور چیز مل گئی یا پانی مین کوئی چیز پکائی گئی
اور ایسا ہو گیا کہ اب بول چال مین اُسکو پانی نہین کہتے بلکہ اُسکا کچھ اور نام
ہو گیا تو اُس سے وضو اور غسل جائز نہین جیسے شربت شیرہ اور شوربا اور سرکہ
اور گلاب اور عرق گاؤزبان وغیرہ کہ اِن سے وضو درست نہین ہے مسئلہ
جس پانی مین کوئی پاک چیز پڑ گئی اور پانی کے رنگ یا مزے یا بو مین کچھ فرق آگیا
لیکن وہ چیز پانی مین پکائی نہین گئی نہ پانی کے پتلے ہونے مین کچھ فرق آیا جیسے
کہ بہتے ہوئے پانی مین کچھ ریت ملی ہوتی ہے۔ یا پانی مین زعفران پڑ گئی اور
اُسکا بہت خفیف سا رنگ آگیا یا صابون پڑ گیا اسیطرح کی کوئی اور چیز پڑ گئی تو
اِن سب صورتون مین وضو غسل درست ہے مسئلہ اور اگر کوئی چیز پانی مین
ڈالکر پکائی گئی اُس سے رنگ مزہ وغیرہ بدلا تو اُس پانی سے وضو درست نہین۔
البتہ اگر ایسی چیز پکائی گئی جس سے میل کچیل خوب صاف ہو جاتا ہے اور اُسکے
پکانیسے پانی گاڑھا نہوا ہو تو اُس سے وضو درست ہے جیسے کہ مردہ نہلانیکے لیے
بیر کی پتیان پکاتے ہین تو اُسمین کچھ حرج نہین۔ البتہ اگر اتنی زیادہ ڈالدین کہ
کہ پانی گاڑھا ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل درست نہین مسئلہ کپڑا رنگنے کے لئے
زعفران گھولی یا پڑیا گھولی تو اُس سے وضو درست نہین مسئلہ اگر پانی مین
دودھ مل گیا تو اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی مین آگیا ہو تو وضو درست نہین
اور اگر دودھ بہت کم تھا کہ رنگ نہین آیا تو وضو درست ہے مسئلہ جنگل مین

کہین تھوڑا پانی ملا تو جبتک اُسکی نجاست کا یقین نہو جاوے تبتک اُس سے وضو کرے
فقط اس وہم پر وضو نہ چھوڑے کہ شاید نجس ہو - اگر اُسکے ہوتے ہوئے تیمم کریگی تو تیمم نہوگا۔ مسئلہ
کسی کوئین وغیرہ مین درخت کے پتے گر پڑے اور پانی مین بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل
گیا تو بھی اُس سے وضو درست ہے جبتک کہ پانی اُسی طرح پتلا باقی رہے مسئلہ جس پانی مین نجاست
پڑجاوے اُس سے وضو غسل کچھ درست نہین چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت ہو - البتہ اگر
بہتا ہوا پانی ہو تو وہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہین ہوتا جبتک کہ اُسکے رنگ یا مزے یا بو مین
فرق نہ آوے اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی نجس ہو
جاویگا اُس سے وضو درست نہین اور جو پانی گھاس تنکے پتی وغیرہ کو بہالیجاوے وہ بہتا پانی ہے
چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو مسئلہ بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو
اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اُٹھاوین تو زمین نہ کھلے یہ بھی بہتے ہوے پانی کے مثل ہے
ایسے حوض کو دہ در دہ کہتے ہین اگر اسمین ایسی نجاست پڑجاوے جو پڑجانیکے بعد دکھائی
نہین دیتی جیسے پیشاب خون شراب وغیرہ تو چارون طرف وضو کرنا درست ہے جدہر چاہے وضو
کرے اور اگر ایسی نجاست پڑجاوے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مردہ کتا تو جدہر پڑا ہوا ہو
اُس طرف وضو نہ کرے اسکے سوا اور جس طرف چاہے کرے - البتہ اگر اتنے بڑے حوض مین
اتنی نجاست پڑجاوے کہ رنگ یا مزہ بدل جاوے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جاویگا۔
مسئلہ اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو وہ حوض بھی
دہ در دہ کے مثل ہے مسئلہ چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالہ چلا تو اگر
آدھی یا آدھی سے زیادہ چھت ناپاک ہے تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدھی سے کم
ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہی ہو اور اتنی ہو کہ سب پانی
اُس سے ملکر آتا ہے تو وہ پانی نجس ہے مسئلہ اگر پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی
جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو دھوون گرتا ہے وہی ہاتھ مین نہ آجاوے مسئلہ دہ در دہ حوض مین

جہان پر دہوون گرا ہے اگر وہین سے پھر پانی اُٹھالیوے تو بھی جائز ہے مسئلہ ۱۶ اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ اپنا ہاتھ پانی مین ڈالدے تو پانی نجس نہین ہوتا البتہ اگر معلوم ہوجاوے کہ اسکے ہاتھ مین نجاست لگی تھی تو ناپاک ہوجاویگا۔ لیکن چونکہ چھوٹے بچونکا کچھ اعتبار نہین اسلئے جبتک کوئی اور پانی ملے اُسکے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے مسئلہ جس پانی مین ایسی جاندار چیز مر جاوے جسکے بہتا ہوا خون نہین ہوتا یا باہر مر کر پانی مین گر پڑے تو پانی نجس نہین ہوتا جیسے مچھر۔ مکھی۔ بھڑ۔ بھنورا تتیا۔ شہد کی مکھی۔ یا اسی قسم کی اور جو چیز ہو مسئلہ ۱۸ جسکی پیدایش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی مین رہا کرتی ہو اُسکے مر جانیسے پانی خراب نہین ہوتا پاک رہتا ہی جیسے مچھلی۔ مینڈک کچھوا کیکڑا وغیرہ اور اگر پانی کے سوا اور کسی چیز مین مر جاوے جیسے سرکہ شیرہ دودھ وغیرہ تو وہ بھی ناپاک نہین ہوتا۔ اور خشکی کا مینڈک اور پانی کا مینڈک دونون کا ایک حکم ہی یعنی نہ اسکے مرنیسے پانی نجس ہوتا ہے نہ اسکے مرنیسے۔ لیکن اگر خشکی کے کسی مینڈک مین خون ہوتا ہو تو اُسکے مرنیسے پانی وغیرہ جو چیز ہو ناپاک ہوجاویگی **فائدہ** دریائی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اُسکی انگلیونکے بیچ مین جھلی لگی ہوتی ہے اور خشکی کے مینڈک کی اُنگلیان الگ الگ ہوتی ہین مسئلہ ۱۹ جو چیز پانی مین رہتی ہو لیکن اُسکی پیدایش پانی کی نہو اُسکے مر جانیسے پانی خراب و نجس ہوجاتا ہی جیسے بطخ اور مرغابی اسیطرح اگر الگ مر کر پانی مین گر پڑے تو بھی نجس ہوجاتا ہے مسئلہ ۲۰ مینڈک کچھوا وغیرہ اگر پانی مین مر کر بالکل گل جاوے اور ریزہ ریزہ ہوکر پانی مین ملجاوے تو بھی پانی پاک ہے لیکن اُسکا پینا اور اُس سے کھانا پکانا درست نہین البتہ وضو غسل اُس سے کر سکتے ہین مسئلہ ۲۱ دہوپ کے جلے ہوے پانی سے سفید داغ ہو جانیکا ڈر ہے اسلیے اُس سے وضو غسل نہ کرنا بہتر ہے مسئلہ ۲۲ مُردار کی کھال کو جب دہوپ مین سکھا ڈالین یا کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کرلین کہ پانی مر جاوے اور رکھنے سی خراب نہو تو پاک ہوجاتی ہے اُسپر نماز پڑہنا درست ہے، اور مشک وغیرہ بنا کر اُسمین

پانی رکھنا بھی درست ہے لیکن سانپ اور چوہے اور سور کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں۔ مگر آدمی کی کھال سے کوئی کام لینا اور برتنا بہت گناہ ہے مسئلہ کتا بندر بلی۔ شیر وغیرہ جنکی کھال بنا نیسے پاک ہو جاتی ہے بسم اللہ کہکر ذبح کرنیسے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے چاہے بنائی ہو یا نہ بنائی البتہ ذبح کرنیسے انکا گوشت پاک نہیں ہوتا اور انکا کھانا بھی درست نہیں مسئلہ مردار کے بال اور سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں اگر پانی میں پڑ جاویں تو نجس نہ ہوگا البتہ اگر ہڈی اور دانت وغیرہ پر اُس مردار جانور کے کچھ چکنائی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور پانی بھی نجس ہو جاوے گا مسئلہ آدمی کی ہڈی اور بال پاک ہیں لیکن انکو برتنا اور کام میں لانا جائز نہیں بلکہ عزت سے کسی جگہ دفن کر دینا چاہیے

کنویں کا بیان

مسئلہ جب کنویں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی کھینچ ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت سارا پانی نکالنا چاہیے جب سارا پانی نکل جاویگا تو پاک ہو جاویگا کنویں کی اندر کے کنکر دیوار وغیرہ کے دہونے کی ضرورت نہیں وہ سب آپ ہی آپ پاک ہو جاوینگے اسی طرح رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنویں کی پاک ہونے سے آپ ہی آپ پاک ہو جاویگا ان دونوں کے بھی دہونے کی ضرورت نہیں فائدہ سب پانی نکلنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ جاوے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے مسئلہ کنویں میں کبوتر یا گوریا یعنی چڑیا کی بیٹ گر پڑی تو نجس نہیں ہوا اور مرغی اور بطخ کے غلیظ سے نجس ہو جاتا ہے اور سارا پانی نکالنا واجب ہے مسئلہ کتا بلی گائے بکری پیشاب کرے یا کوئی نجاست گرے تو سب پانی نکالا جاوے مسئلہ اگر آدمی یا کتا یا بکری یا اسی کے برابر کوئی اور جانور گر کے مر جاوے تو سارا پانی نکالا جاوے اور اگر باہر مرے پھر کنویں میں گرے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالا جاوے مسئلہ اگر کوئی جاندار چیز کنویں میں مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی سب پانی نکالا جاوے چاہے چھوٹا جانور ہو چاہے

بڑا۔ تو اگر چوہا یا گوریّا مر کر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو سب پانی نکالنا چاہیے مسئلہ
اگر چوہا یا گوریّا یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہین تو بیس ڈول
نکالنا واجب ہے اور تیس نکال ڈالین تو بہتر ہے۔ لیکن پہلے چوہا نکال لین تب پانی
نکالنا شروع کرین اگر چوہا نہ نکالا تو اس پانی نکالنے کا کچھ اعتبار نہین۔ چوہا نکالنے
کے بعد پھر اتنا ہی پانی نکالنا پڑے گا۔ مسئلہ بڑی چھپکلی جسمین بہتا ہوا خون ہوتا ہو
اسکا حکم بھی یہی ہے کہ اگر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہین تو بیس ڈول نکالنا چاہیے اور
تیس ڈول نکال ڈالنا بہتر ہے اور جسمین بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اسکے مرنیسے پانی ناپاک
نہین ہوتا۔ مسئلہ اگر کبوتر یا مرغی یا بلّی یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کے مر جاوے اور پھولے
نہین تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکال دینا بہتر۔ مسئلہ جس کنوین
جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے نکالنا چاہیے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا
جس مین بہت پانی سماتا ہے تو اسکا حساب لگا لینا چاہیے اگر اسمین دو ڈول پانی سماتا ہو
تو دو ڈول سمجھین اور اگر چار ڈول سماتا ہو تو چار ڈول سمجھنا چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جتنے ڈول
پانی اسمین آتا ہو گا اسی کے حساب سے کھینچا جاوے گا۔ مسئلہ اگر کنوین اتنا بڑا سوت ہے
کہ سب پانی نہین نکل سکتا جیسے پانی نکالتے ہین ویسے ویسے اسمین سے اور نکلتا آتا
تو جتنا پانی اسمین اسوقت موجود ہے اندازہ کر کے اُسقدر نکال ڈالین **فائدہ** پانی
انداز کرنیکی کئی صورتین ہین ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہے تو ایکدم لگاتار سو ڈول
نکالکر دیکھو کہ کتنا پانی کم ہوا اگر ایک ہاتھ کم ہوا ہو تو بس اسی سے حساب لگا لو کہ سو ڈول
ایک ہاتھ پانی ٹوٹا تو پانچ ہاتھ پانی پانچسو ڈول مین نکل جاویگا۔ دوسرے یہ کہ جن لوگو
پانی کی پہچان ہو اور اسکا اندازہ آتا ہو ایسے دو دیندار مسلمانون سے اندازہ کرا لو
وہ کہین نکلوا لو اور جہان یہ دونون باتین مشکل معلوم ہون تین سو ڈول نکلوا
مسئلہ کنوین مین مرا ہوا چوہا یا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہین کہ کب سے گرا

وہ ابھی پھولا پھٹا نہیں ہے، تو جن لوگون نے اُس کنوین سے وضو کیا ہے ایکدن رات کی نمازین دُہرا دین
اور اُس پانی سے جو کپڑے دہوئے ہین پھر اُنکو دہونا چاہیے۔ اور اگر پھول گیا یا پھٹ گیا ہے،
تو تین دن رات کی نمازین دُہرانا چاہیے البتہ جن لوگون نے اس پانی سے وضو نہین
کیا ہے وہ نہ دُہراوین۔ یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعضے عالمون نے یہ کہا ہے کہ جس وقت
کنوین کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اُسی وقت سے ناپاک سمجھین گے اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست
ہے اگر کوئی اسپر عمل کرے تب بھی درست ہے مسئلہ ۱۲ جسکو نہانے کی ضرورت ہے اگر وہ ڈول
وغیرہ ڈہونڈہنے کی غرض سے کنوین مین اُترا اور اُسکے بدن اور کپڑے پر کسی قسم کی
نجاست نہین ہے تو کنوان ناپاک نہ ہوگا۔ ایسے ہی اگر کافر اُترے اور اُسکے کپڑے اور
بدن پر نجاست نہو تب بھی کنوان پاک ہے البتہ اگر نجاست لگی ہو تو ناپاک ہوجاویگا
اور سب پانی نکالنا پڑے گا۔ اور اگر شک ہو کہ معلوم نہین کپڑا پاک ہے یا ناپاک تب بھی کنوان
پاک سمجہا جاویگا لیکن اگر دل کی تسلی کے لیے بیس ۲۰ یا تیس ۳۰ ڈول نکلوا دین تب بھی کچھ حرج
نہین مسئلہ ۱۳ کنوین مین بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہے کچھ نہ نکالا جاوے
مسئلہ ۱۴ چوہے کو بلّی نے پکڑا اور اُسکے دانت لگنے سے زخمی ہوگیا پھر اُس سے چھوٹ کر اسیطرح
خون بھرا ہوا کنوین مین گر پڑا تو سارا پانی نکالا جاوے مسئلہ ۱۵ چوہا نابدان مین سے نکلکے
بھاگا اور اُسکے بدن مین نجاست بھر گئی پھر کنوین مین گر پڑا تو سب پانی نکالا جاوے
چاہیے چوہا کنوین مین مر جاوے یا زندہ نکلے مسئلہ ۱۶ چوہے کی دُم کٹ کر گر پڑی تو سارا
پانی نکالا جاوے اسیطرح چھپکلی جسمین بہتا ہوا خون ہوتا ہو اُسکی دُم گرنے سے بھی سب
پانی نکالا جاوے مسئلہ ۱۷ جس چیز کے گرنے سے کنوان ناپاک ہوا ہے اگر وہ چیز باوجود کوشش
کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیے کہ وہ چیز کیسی ہے اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے
لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہوگئی ہے جیسے ناپاک کپڑا ناپاک گیند ناپاک جوتا تب تو اُس کا
نکالنا معاف ہے ویسے ہی پانی نکال ڈالین اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مُردہ

جانور ہو یا وغیرہ تو جبتک یہ یقین نہو جاوے کہ یہ گل سڑ کر مٹی ہو گیا ہی اُسوقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا اور جب یہ یقین ہو جاوے اُسوقت سارا پانی نکال دین کنواں پاک ہو جاویگا

مسئلہ جتنا پانی کنوین میں سے نکالنا ضرور ہو چاہی ایکدم سی نکالین چاہے تھوڑا تھوڑا کئی دفعہ کرکے نکالین ہر طرح پاک ہو جاویگا

جانورون کے جھوٹے کا بیان

آدمی کا جھوٹا پاک چاہے بد دین ہو یا حیض سے ہو یا ناپاک ہو یا نفاس مین ہو ہر حال مین پاک ہے اسیطرح پسینہ بھی اُن سب کا پاک ہے البتہ اگر اُسکے ہاتھ یا مُنھ مین ناپاکی لگی ہو تو اُس سے وہ جھوٹا ناپاک ہو جاویگا مسئلہ کتے کا جھوٹا نجس ہے اگر کسی برتن مین مُنھ ڈالدے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا چاہے مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا دھونے سے سب پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھووے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے کہ خوب صاف ہو جاوے مسئلہ سُور کا جھوٹا بھی نجس ہے اسیطرح شیر بھیڑیا بندر گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کھانیوالے جانور ہین سب کا جھوٹا نجس ہے مسئلہ بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہی تو اور پانی ہوتے وقت اُس سے وضو نہ کرے البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اُس سے وضو کرلے مسئلہ دُودھ سالن وغیرہ مین بلی نے مُنھ ڈالدیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہو تو اُسے نہ کھاوے اور اگر غریب آدمی ہو تو کھا لیوے اُسمین کچھ حرج اور گناہ نہین ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہین ہے مسئلہ بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آکر برتن مین مُنھ ڈالدیا تو وہ نجس ہو جاویگا اور جو تھوڑی دیر ٹھیر کے مُنھ ڈالے کہ اپنا مُنھ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہیگا مسئلہ کھُلی ہوئی مرغی جو اِدہر اُدہر گندی پلید چیزین کھاتی پھرتی ہی اُسکا جھوٹا مکروہ ہی اور جو مرغی بند رہتی ہو اُسکا جھوٹا مکروہ نہین بلکہ پاک ہی مسئلہ شکار کرنیوالے پرندے جیسے شکرہ باز وغیرہ اُنکا جھوٹا بھی مکروہ ہی لیکن جو پالو ہو اور مُردار نہ کھانے پاوے نہ اُسکی چونچ مین کسی

نجاست لگی ہونیکا شبہہ ہو اُسکا جھوٹا پاک ہے مسئلہ حلال جانور جیسے مینڈھا بکری بھیڑ گائے
بھینس ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیان جیسے مینا طوطا فاختہ گوریا ان سب کا جھوٹا پاک ہے اسیطرح
گھوڑیکا جھوٹا بھی پاک ہے مسئلہ جو چیزین گھر ہی مین رہا کرتی ہین جیسے سانپ بچھو چوہا چھپکلی
وغیرہ انکا جھوٹا مکروہ ہے مسئلہ اگر چوہا روٹی کتر کر کھا جاوے تو بہتر تو یہ ہے کہ اسجگہ ذراسی توڑ ڈالے
تب کھاوے مسئلہ گدہے اور خچر کا جھوٹا پاک ہے لیکن وضو ہونے مین شک ہے سو اگر کہین فقط
گدہے اور خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اسکے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے
اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے پہلے تیمم کرے دونون اختیار ہین مسئلہ جن جانورون کا
جھوٹا نجس ہے انکا پسینہ بھی نجس ہے اور جنکا جھوٹا پاک ہے انکا پسینہ بھی پاک ہے اور جنکا جھوٹا
مکروہ ہے انکا پسینہ بھی مکروہ ہے۔ اور گدہے اور خچر کا پسینہ پاک ہے کپڑے اور بدن پر لگجاوے
تو دہونا واجب نہین لیکن دہو ڈالنا بہتر ہے مسئلہ کسی نے بلی پالی وہ پاس آکر
بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہان چاٹے یا اُسکا لعاب لگے اُسکو دہو ڈالنا
چاہیے اگر نہ دہویا یون ہی رہنے دیا تو مکروہ اور بُرا کیا مسئلہ غیر مرد کا جھوٹا کھانا
اور پانی عورت کیلیے مکروہ ہے جبکہ جانتی ہو کہ یہ اُسکا جھوٹا ہے اور اگر معلوم نہو تو مکروہ نہین

تیمم کا بیان

مسئلہ اگر کوئی جنگل مین ہے اور بالکل معلوم نہین کہ پانی کہان ہے نہ وہان کوئی ایسا آدمی
ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت تیمم کرلیوے۔ اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اُسنے
ایک میل شرعی کے اندر اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہوا کہ یہ سچا ہے یا آدمی تو نہین ملا
لیکن کسی نشانی سے خود اسکا جی کہتا ہے کہ یہان ایک میل شرعی کے اندر اندر کہین پانی ضرور
ضرور ہے تو پانی کا اسقدر تلاش کرنا کہ اسکو اور اسکے ساتھیونکو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہو
ضروری ہے بے ڈہونڈہے تیمم کرنا درست نہین ہے اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے
اندر ہے تو پانی لانا واجب ہے **فائدہ** میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے یعنی

انگریزی ایک میل پورا اور اسکا آدھا پاؤ سب ملکر ایک میل شرعی ہوتا ہے مسئلہ اگر پانی کا پتہ
چل گیا لیکن پانی ایک میل دور ہے تو اتنی دور جا کر پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے
مسئلہ اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلے پر ہو اور ایک میل سے قریب کہیں پانی نہ ملے تو بھی
تیمم کر لینا درست ہے چاہے مسافر ہو یا مسافر نہو تھوڑی دور جانے کیلیے نکلی ہو مسئلہ اگر راہ میں
کنواں تو مل گیا مگر لوٹا ڈور پاس نہیں ہے اسلئے کنویں سے پانی نکال نہیں سکتی نہ کسی اور سے مانگے
ملسکتا ہے تو بھی تیمم درست ہے مسئلہ اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ
ایک دفعہ منھ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ
ان چیزوں کو دہووے اور سر کا مسح کر لیوے اور کلی وغیرہ کرنا وضو کی سنتیں چھوڑ دے اور
اگر اتنا بھی نہو تو تیمم کرے مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل
کریگی تو بیماری بڑھ جاویگی یا دیر میں اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا
پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نکرے تو گرم پانی سے وضو غسل کرنا واجب ہے البتہ
اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں ملسکتا تو تیمم کر لینا درست ہے مسئلہ اگر پانی قریب ہے یعنی
یقیناً ایک میل سے کم دور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں جا کر پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے
مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردے کی وجہ سے پانی کو نہ جانا اور تیمم کر لینا درست نہیں ایسا
پردہ جسمیں شریعت کا کوئی حکم چھوٹ جاوے ناجائز اور حرام ہے برقع اوڑھکر یا سارے بدنسے
چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے البتہ لوگوں کے سامنے بیٹھکر وضو نکرے اور انکے سامنے منھ ہاتھ نہ کھولے
مسئلہ جبتک پانی سے وضو نہ کر سکے برابر تیمم کرتی رہے چاہے جتنے دن گذر جاویں کچھ خیال و وسوسہ
نہ لاوے جتنی پاکی وضو اور غسل کرنے سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہو جاتی ہے یہ نہ سمجھے کہ
تیمم سے اچھی طرح پاک نہیں ہوتی مسئلہ اگر پانی مول بکتا ہے تو اگر اسکے پاس دام نہوں تو تیمم کر لینا درست
ہے اور اگر دام پاس ہوں اور رستے میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑیگی اس سے زیادہ بھی ہے
تو خریدنا واجب ہے البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو خریدنا واجب

نہین تیمم کرلینا درست ہے۔ اور اگر کرایہ وغیرہ رستے کے خرچ سے زیادہ دام نہین ہین تو بھی خریدنا واجب
نہین تیمم کرلینا درست ہے مسئلہ اگر کہین اتنی سردی پڑتی ہو اور برف کٹتی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا
بیمار ہوجانیکا خوف ہو اور رزائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہین کہ نہا کرکے اُسمین گرم ہوجاوے تو
ایسی مجبوری کیوقت تیمم کرلینا درست ہے مسئلہ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدنپر زخم ہون یا
چیچک نکلی ہو تو نہانا واجب نہین بلکہ تیمم کرلیوے مسئلہ اگر کسی میدان مین تیمم کرکے نماز پڑھلی اور پانی وہانسے
قریب ہی تھا لیکن اسکو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونون درست ہے جب معلوم ہو تو دُہرانا ضروری نہین
مسئلہ اگر سفر مین کسی اور کے پاس پانی ہو تو اپنے جی کو دیکھے کہ اندر سے دل کہتا ہو کہ اگر مین مانگونگی
تو پانی ملجاویگا تو بے مانگے ہوے تیمم کرلینا درست نہین اور اگر اندر سے دل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی
نہ دیوے گا تو بے مانگے بھی تیمم کرکے نماز پڑھ لینا درست ہے لیکن اگر نماز کے بعد اُس سے پانی مانگا اور
اُسنے دیدیا تو نماز کو دہرانا پڑیگا مسئلہ اگر زمزم کا پانی زمزمی مین بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہین
زمزمیونکو کھولکر اُس پانی سے وضو کرنا واجب ہے مسئلہ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ ایسا
خراب ہے کہ کہین پانی نہین مل سکتا اسلئے راہ مین پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے
تو وضو نکرے تیمم کرلینا درست ہے مسئلہ اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی
جگہ تیمم کرے اور وضو کی جگہ وضو کرنا چاہیے مسئلہ تیمم کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھ پاک زمین پر
مارے اور سارے منھ کو مل لیوے پھر دوسری دفعہ بھی پاک زمین پر دونون ہاتھ مارے اور دونو ہاتھونپر
کُہنی سمیت ملے چوڑیون کنگن وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اسکے گمان مین ناخن برابر بھی کوئی جگہ
چھوٹ جاویگی تو تیمم نہوگا انگوٹھی چھلّے اُتار ڈالے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جاوے انگلیونمین خلال کرلیوے
جب دونون چیزین کرلین تو تیمم ہوگیا مسئلہ مٹی پر ہاتھ مار کرکے ہاتھ جھاڑ ڈالے تاکہ ہاتھون
اور منھ پر بھبھوت نہ لگ جاوے اور صورت نہ بگڑے مسئلہ زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم سے ہو اُسپر بھی
تیمم درست ہے جیسے مٹی ریت پتھر گچ چونا ہرتال سرمہ گیرو وغیرہ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہو اُس سے
تیمم درست نہین جیسے سونا چاندی رانگا گیہون لکڑی کپڑا اور اناج وغیرہ ہان اگر ان چیزون پر

گرد اور مٹی لگی ہو اُسوقت البتہ اُسپر تیمم درست ہے مسئلہ جو چیز نہ تو آگ مین جلے اور نہ گلے وہ چیز
مٹی کی قسم سے ہے اُسپر تیمم درست ہے اور جو چیز جلکر راکھ ہو جاوے یا گلجاوے اُسپر تیمم درست نہین
اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہین مسئلہ تانبے کے برتن اور تکیہ اور گدّے وغیرہ کپڑے پر تیمم
کرنا درست نہین البتہ اگر اُسپر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے خوب اُڑتی ہے اور ہتھیلیون مین
خوب اچھی طرح لگجاتی ہے تو تیمم درست ہے اور اگر ہاتھ مارنیسے ذرا ذرا گرد اُڑتی ہو تو بھی
اُسپر تیمم درست نہین ہے۔ اور مٹی کے گھڑے بدھنے پر تیمم درست ہے چاہے اسمین پانی بھرا
یا پانی نہ ہو لیکن اُسپر لُک پھرا ہوا ہو تو تیمم درست نہین مسئلہ اگر پتھر پر بالکل گرد
نہو تب بھی تیمم درست ہے بلکہ اگر پانی سے خوب دُھلا ہو تب بھی درست ہے ہاتھ پر گرد کا لگنا کچھ ضروری
نہین ہے اسیطرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے چاہے اُسپر کچھ گرد ہو چاہے نہو مسئلہ کیچڑ سے تیمم
کرنا درست ہے مگر مناسب نہین اگر کہین کیچڑ کے سوا کوئی اور چیز نہ ملے تو یہ ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے
مین کیچڑ بھر لیوے جب وہ سوکھ جاوے تو اُس سے تیمم کر لے البتہ اگر نماز کا وقت ہی نکلا جاتا ہو
تو اُسوقت جس طرح بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کر لے نماز قضا نہونے دے مسئلہ اگر
زمین پر پیشاب وغیرہ کوئی نجاست پڑگئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی جاتی رہی
تو وہ زمین پاک ہو گئی نماز اُسپر درست ہے لیکن اُس زمین پر تیمم کرنا درست نہین جب
معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہو تو وہم نہ کرے مسئلہ جسطرح وضو کی جگہ تیمم
درست ہے اسیطرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے ایسے ہی جو عورت حیض اور
نفاس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کیوقت اُسکو بھی تیمم درست ہے وضو اور غسل کے تیمم مین کوئی
فرق نہین دونون کا ایک ہی طریقہ ہے مسئلہ اگر کسی کو بتلانیکے لیے تیمم کر کے دکھلایا لیکن
دلمین اپنے تیمم کرنیکی نیت نہین بلکہ فقط اُسکو دکھلانا مقصود ہے تو اُسکا تیمم نہوگا کیونکہ
تیمم درست ہونے مین تیمم کرنیکا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہو
بلکہ فقط دوسرے کو بتلانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہوگا مسئلہ تیمم کرتے وقت اپنے

مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہے کہ وضو اور غسل نقصان نکرے
تو تیمم ٹوٹ جاویگا اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے مسئلہ پانی نہیں ملا اسوجہ سے تیمم کرلیا پھر ایسی بیماری
ہوگئی جس سے پانی نقصان کرتا ہے پھر بیماری کے بعد پانی ملگیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا
جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا پھر سے تیمم کرے مسئلہ اگر نہانیکی ضرورت تھی اسلیے غسل کیا لیکن
ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہوگیا تو بھی وہ پاک نہیں ہوئی اسلئے اسکو تیمم کرلینا چاہیے
جب کہیں پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہہ دھولیوے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے
مسئلہ اگر ایسے وقت پانی ملا کہ وضو بھی ٹوٹ گیا تو اس سوکھی جگہ کو پہلے دہوے اور وضو
کے لیے تیمم کرلے - اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہوسکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنی پانی میں نہیں
دھل سکتی تو وضو کرلے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے ہاں اگر اس غسل کا تیمم پہلے
کرچکی ہے تو اب پھر تیمم کرنیکی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے مسئلہ کسی کا کپڑا یا بدن بھی نجس ہے
اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھولیوے اور وضو کے عوض تیمم کرے

موزوں پر مسح کرنیکا بیان

مسئلہ اگر چمڑے کے موزے وضو کرکے پہن لیوے اور پھر وضو ٹوٹ جاوے تو پھر وضو کرتے وقت موزوں
پر مسح کرلینا درست ہے اور اگر موزہ اتار کر پیر دھولیا کرے تو یہ سب سے بہتر ہے مسئلہ اگر وہ
موزہ اتنا چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہوں تو اسپر مسح درست نہیں اسیطرح
اگر بغیر وضو کے موزہ پہن لیا تو اسپر بھی مسح درست نہیں - اُتار کر پیر دہونا چاہیے
مسئلہ مسافرت میں تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کرنا درست ہے اور جو مسافرت میں نہو
اُسکو ایک دن اور ایک رات اور جسوقت وضو ٹوٹا ہے اسوقت سے ایکدن رات یا تین دن رات کا
حساب کیا جاویگا جسوقت موزہ پہنا ہے اُسکا اعتبار نہ کرینگے جیسے کسی نے ظہر کیوقت وضو کرکے
موزہ پہنا پھر سورج ڈوبنے کیوقت وضو ٹوٹا تو اگلے دن کے سورج ڈوبنے تک مسح کرنا درست ہے اور

مسافر رات میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں ہے۔ مسئلہ
اگر کوئی ایسی حالت ہوگئی جس سے نہانا واجب ہوگیا تو موزہ اُتار کر کے نہاوے غسل کے ساتھ موزہ پر
مسح کرنا درست نہیں۔ مسئلہ موزے کے اوپر کی طرف مسح کرے تلووں کی طرف مسح نہ کرے۔ مسئلہ
موزے پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے آگے کی طرف سے انگلیاں تو سموچی
موزے پر رکھدیوے اور ہتھیلی موزے سے الگ رکھے پھر انکو کھینچکر ٹخنے کی طرف لیجاوے اور
اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی رکھدے اور ہتھیلی سمیت انگلیوں کو کھینچکر لیجاوے تو بھی درست ہے
مسئلہ اگر کوئی الٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچکر انگلیوں کی طرف لاوے تو بھی جائز ہے
لیکن مستحب کے خلاف ہے۔ ایسے ہی اگر لنبائی میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کے چوڑان میں مسح کرے
تو بھی درست ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے مسئلہ اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر یا ٹخنے کے اغل بغل میں
مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا مسئلہ اگر پوری انگلیوں کو موزے پر نہیں رکھا بلکہ فقط
انگلیوں کا سرا موزے پر رکھدیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ درست نہیں ہوا البتہ
اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہکر تین انگلیوں کے برابر پانی موزے کو لگ جائے
تو درست ہو جاویگا مسئلہ مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے اور اگر کوئی
ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے مسئلہ اگر کسی نے موزے پر مسح نہیں
کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلی یا بھیگی گھاس میں چلی جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہوگیا
مسئلہ ہاتھ کی تین انگلیوں بھر ہر موزے پر مسح کرنا فرض ہے اس سے کم میں مسح درست
نہ ہوگا مسئلہ جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزوں کے اتار دینے سے بھی مسح
ٹوٹ جاتا ہے تو اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اتار ڈالے تو مسح جاتا رہا اب
دونوں پیر دھو لیوے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسئلہ اگر ایک موزہ اتار ڈالا تو دوسرا
موزہ بھی اتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے مسئلہ اگر مسح کی مدت پوری ہوگئی تو بھی
مسح جاتا رہا اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اتار کر دونوں پاؤں دھولے پورے وضو کا دہرانا

واجب نہیں اور اگر وضو ٹوٹ گیا تو موزے اتار کے پورا وضو کرے **مسئلہ** موزے پر
مسح کر لینے کے بعد پانی میں پیر پڑ گیا اور ڈھیلا تھا اس لیے موزے کے اندر پانی چلا
گیا اور سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو بھی مسح جاتا رہا دوسرا موزہ
بھی اتار دیوے اور دونوں پیر اچھی طرح دھوئے **مسئلہ** جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ
چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہو تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر
اس سے کم کھلتا ہو تو مسح درست ہے **مسئلہ** اگر موزے کی سیون کھل گئی لیکن اس میں سے پیر
نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست ہے اور اگر ایسا ہو کہ چلتے وقت تین انگلیوں کے برابر پیر
دکھلائی دیتا ہے اور یوں نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست نہیں **مسئلہ** اگر ایک موزے
میں دو انگلیوں کے برابر کھل گیا ہے اور دوسرے موزے میں ایک انگلی کے برابر
تو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے اور اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہو تو سب ملا کر اگر تین انگلیوں کے برابر
کھلتا ہو تو مسح جائز نہیں اور اگر اتنا کم ہو کہ سب ملا کے بھی پوری تین انگلیوں کے برابر نہیں ہوتا تو مسح
درست ہے **مسئلہ** کسی نے موزے پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن رات گزرنے نہ پایا تھا
کہ مسافر ہو گئی تو تین دن رات تک مسح کرتی رہے اور اگر سفر سے پہلے ہی ایک دن رات گزر جائے
تو مدت ختم ہو چکی پیر دھو کر پھر سے موزہ پہنے **مسئلہ** اور اگر سفر میں مسح کرتی تھی پھر گھر
پہنچ گئی تو اگر ایک دن رات پورا ہو چکا ہو تو موزہ اتار دے اب اس پر مسح درست نہیں اور
اگر ابھی ایک دن رات بھی نہیں ہوا تو ایک دن رات پورا کر لے اس سے زیادہ مسح نہیں
مسئلہ اگر جراب کے اوپر موزے پہنے ہوں تب بھی موزہ پر مسح درست ہے سادہ جراب پر مسح کرنا درست نہیں ہے
البتہ اگر اس پر چمڑا چڑھا دیا گیا ہو یا سارے میں چمڑا نہیں چڑھایا لیکن جوتے کی شکل پر چمڑا لگا دیا
ہو یا بہت سخت اور موٹے ہوں [illegible]
ہوں آپ ہی ٹھیرے رہتے ہوں [illegible]
بھی چل سکتی ہو تو ان پر مسح درست ہے [illegible]
مسئلہ برقع اور دستانوں پر مسح درست نہیں [illegible]